محاوراتِ غالب

مصنف: نریش کمار شاد

کتب خانہ انجمن ترقی اردو جامع مسجد دہلی

محاوراتِ غالب

مرتبہ

نریش کمار شاد

ناشر

کتب خانہ انجمن ترقی اُردو جامع مسجد دہلی

طابع وناشر کتب خانہ انجمن ترقی اُردو۔
اُردو بازار۔ جامع مسجد۔ دہلی ۶

اشاعت .... پہلی بار ۱۹۶۷ء

تعداد .... ایک ہزار

مطبع .... محبوب المطابع برقی پریس۔ جامع مسجد دہلی

مُقَدِّمہ

انسان کو حیوانِ ناطق کہا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے حیوانوں اور انسانوں کے درمیان امتیازی شان یہ ہے کہ انسان بوقتِ ضرورت اپنے خیالات کو الفاظ کی شکل میں ظاہر کرسکتا ہے اور کرتا ہے، اس سے اگلا درجہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف اپنے جذبے اور خیالات کو الفاظ کا جامہ پہنا سکے بلکہ یہ الفاظ برمحل اور مناسب اور خوبصورت بھی ہوں۔

جو شخص اپنے خیالات کا عمدگی سے اظہار کرسکتا ہے لوگ اس کی بات دلچسپی سے سنتے ہیں اور اس بات کا اثر بھی زیادہ ہوتا ہے گویا صرف یہی کافی نہیں کہ موضوع یا خیال یا جذبہ بلند اور قابلِ تعریف ہو بلکہ یہ بھی اشد ضروری ہے کہ اسے مناسب اور حسین الفاظ میں پیش کیا جائے، اگر یہ نہیں ہوگا تو گفتگو یا تحریر کی خوبی کا مناسب اندازہ نہیں لگایا جاسکے گا اور عین ممکن ہے کہ وہ اس نقص کے باعث اپنے مقصد میں ناکام رہے۔

ہر ایک سماج میں شاعر اور ادیب کی حیثیت معلم کے برابر مانی گئی ہے پس یہ لازمی بات ہے کہ ہر شاعر اور ادیب کو معلوم ہو کہ جو الفاظ وہ اپنی بول چال اور تحریر میں استعمال کر رہا ہے، اُن کے ٹھیک معنی کیا ہیں، اُن کا صحیح محلِ استعمال کیا ہے، ان میں کون سے الفاظ فصیح ہیں اور کون سے غیر فصیح وغیرہ مفرد الفاظ کے بعد مرکبات اور محاورات کا مقام ہے، محاورہ اصطلاح میں اُن الفاظ کو کہتے ہیں جو کثرتِ استعمال سے کوئی خاص معنیٰ اختیار کرلیتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ ان کے لغوی معنوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ بڑا نازک مقام ہے اور بعض دفعہ اِن میں فرق اتنا نازک ہوتا ہے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے لغزش کھاجانے کا قوی احتمال ہے۔

محاورے کے معنیٰ اور مَصرف کا تعیّن اساتذہ کے کلام سے ہوتا ہے، ایک زمانہ تھا کہ شاعروں اور ادیبوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا تھا۔ وہ دُنیا کے اور علوم وفنون کی طرح ادب کے لئے بھی تیاری کرتے اور اس میں مہارت پیدا کرتے تھے، اس کی تکمیل کے لئے کسی قابل اور ماہر اُستاد کی رہنمائی ضروری خیال کی جاتی تھی، وہ برسوں اپنے کلام پر اُستاد سے اِصلاح لیتے اور اس کی رہبری میں اپنی نظم ونثر کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کرتے، پھر وہ اسی پر قناعت نہیں کرلیتے تھے، بلکہ اپنے "زورِ بازو" سے بھی کام لیتے اور ذاتی مطالعے سے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے رہتے تھے۔ اساتذۂ قدیم کا کلام ہمیشہ اُن کے زیرِ نظر رہتا جس سے وہ اس قابل ہوجاتے کہ اگر کبھی اُن پر اعتراض ہوتا کہ فلاں لفظ جو آپ کے کلام میں آیا ہے، اس کا استعمال صحیح ثابت کیجئے تو وہ مسلم اساتذہ کے کلام سے اس کی سند پیش کرسکتے تھے۔

زمانہ بدل گیا، زمانے کی قدریں بدل گئیں، بلکہ اب تو علم وادب کا مفہوم

اور اس کے مقاصد تک زیرِ بحث آ گئے ہیں۔ پرانی چیزوں کو ترک کرنے اور جدید کو اپنانے کا جنون یہاں تک ترقی کر گیا ہے کہ اب ہمارے لکھنے والے استادی شاگردی کے طریقے کو نظامِ فرسودہ کے آثار سمجھنے لگے ہیں۔ کاش کہ وہ اس کمی کو ذاتی ریاض اور محنت اور مطالعے ہی سے پورا کر لیتے، لیکن یہ بھی تو نہ ہوا۔ نتیجہ بھی ظاہر ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ، ان میں سے بیشتر فن سے کورے ہیں اور غلط زبان لکھتے ہیں۔ وہ کہنا کچھ چاہتے ہیں، لیکن چونکہ زبان پر قدرت نہیں، بے محل الفاظ استعمال کرنے کے باعث کہہ کچھ اور جاتے ہیں۔ ایسے میں اگر کوئی شخص انھیں صحیح زبان دکھانے کی کوشش کرے، تو وہ ہمارے شکریے کا مستحق ہے۔

شادؔ صاحب نے اس کتاب میں اُن محاورات کے جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو غالبؔ نے اپنے کلامِ نظم و نثر میں استعمال کئے ہیں۔ مجھے اس سلسلے میں دو باتیں کہنا ہیں:

اوّل یہ کہ غالبؔ نے کئی جگہ فارسی محاوروں کا اُردو ترجمہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اُن میں سے کچھ بازار کا سکّہ بن گئے، لیکن بیشتر ٹکسال باہر قرار پائے۔ اس لئے ایسے محاورے گو وہ غالبؔ ہی کے ہاں آئے ہیں ہمارے لئے سند نہیں ہو سکتے؛ محاورے کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ اہلِ زبان کا مسلّمہ ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ شادؔ صاحب نے اس مجموعے میں بعض ایسے الفاظ بھی لے لئے ہیں جو محاورے کی تعریف میں نہیں آتے، غالبؔ نے بھی انھیں اپنے عام لغوی معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس طرح کے الفاظ پر اصطلاحِ محاورہ کا اطلاق

نہیں ہوتا۔ بہرحال شادؔ صاحب کے انھیں اس مجموعے میں شامل کر لینے سے یہ فائدہ ہوا کہ ہمیں ان کے استعمال کے لئے ایک سند مہیا ہو گئی۔

اگر کوشش کی جائے تو شاید اس فہرست میں اضافہ بھی ہو سکے۔ غالباً خود شادؔ صاحب کو بھی اس کا احساس ہے۔ تاہم جس حد تک اُنھوں نے کام کیا ہے یہ بھی اپنی جگہ بہت مفید اور قابلِ تعریف ہے، اور یقین ہے کہ وہ اس کا نقشِ ثانی اس سے بہتر بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔

مالک رام

الف

محاورہ	مطلب	محلِ استعمال
آب دینا	تلوار پر صیقل کرنا	کرے ہے قتل لگاوٹ میں تیرا رو دینا تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے
آبرو بڑھانا	عزت میں اضافہ کرنا	(ماشاء اللہ تم نے میری نظر میں میری آبرو بڑھائی ہے)
آبرو جانا	بے عزتی ہونا	ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی اب آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی
آتش زیر ہونا	بے چین ہونا	بسکہ ہوں غالب اسیری میں بھی آتش زیر پا موئے آتش دیدہ ہے حلقہ مری زنجیر کا
آرام دینا	چین دینا	ہوسِ گل کا تصور میں بھی کھٹکا نہ رہا عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے
آرام سے بیٹھنا	مطمئن ہو کر بیٹھنا	اپنا نہیں وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں اس در پہ نہیں بار تو کعبے ہی کو ہو آئے
آرام سے ہونا	مطمئن ہونا	حسنِ غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد

محاورہ	مطلب	محلِ استعمال
آرزو خرامی	آرزو کرنا	حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی
آرزو رہ جانا	حسرت رہ جانا	مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی وائے ناکامی کہ اس کافر کا خنجر تیز ہے
آرے چلنا	ایذا پہنچنا	کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے
آسان سمجھنا	سہل سمجھنا	تھا گریزاں مژۂ یار سے دل تا دمِ مرگ دفعِ پیکانِ قضا اس قدر آساں سمجھا
آسمان پر چڑھانا	سربلند کرنا عزت دینا۔	(ہائے لکھنؤ کے چھاپے خانے نے جس کا دیوان چھاپا آسمان پر چڑھا دیا)
آغاز و انجام جاننا	نتیجے کو معلوم کر لینا	ایک میں کیا کہ سب نے جان لیا ترا آغاز اور ترا انجام
آفتاب لبِ بام	مرنے کے قریب	(میں اب انتہائے عمرِ ناپائیدار کو پہنچ کر آفتاب لبِ بام ہوں۔)
آفت ٹوٹ پڑنا	مصیبت نازل ہونا، صدمہ پہنچنا	(ہندؤوں کو اور علاقوں میں بھیج دیا اور اُن کی جگہ مسلمانوں کو بھرتی کیا، یہ تو آفت دلّی ہی پر ٹوٹ پڑی ہے، لکھنؤ کے سوا اور سب شہروں میں عملداری کی صورت وہ ہے جو غدر سے پہلے تھی۔)

محاورہ	مطلب	محل استعمال
آگ بجھانا	آگ ٹھنڈی کرنا	عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالبؔ کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے
آگ برسنا	گرمی ہونا	مجھے اب دیکھ کر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا کہ فرقت میں تری آتش برستی تھی گلستاں پر
آگے آنا	پیش آنا	ہے موجزن اک قلزمِ خوں کاش یہی ہو آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے
آگے پہنچنا	سب سے پہلے پہنچنا	خدا کے واسطے داد اس جنونِ شوق کی دینا کہ اس کے در پہ پہنچتے ہیں نامہ بر سے ہم آگے
آگے چلنا	پیش قدمی کرنا	عجب نشاط سے جلاد کے چلیں ہیں ہم آگے کہ اپنے سائے سے سر پاؤں سے ہے دو قدم آگے
آنکھ لگنا	نیند آنا	(شب و روز راتیں یوں گزری ہیں کہ کبھی آنکھ لگ گئی تو غافل رہا ہوں کہ ایک آدھ پھوڑے میں ٹیس اٹھی جاگ اٹھا، تڑپا کیا۔ پھر سو گیا پھر ہوشیار ہو گیا۔)
آنکھوں میں دم ہونا	صرف آنکھوں میں جان باقی ہونا	گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے

محاورہ	مطلب	محل استعمال
آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جانا	سکتے کی حالت میں دم نکل جانا، دم بخود رہ جانا، حیران رہ جانا	(ابوالحسن کی عیاریوں کے جوہر اگر دیکھیں تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں۔)
آئینۂ انتظار کو پرواز دینا۔	آئینۂ انتظار پر جلا کرنا (زحمتِ انتظار گوارا کرنا)	وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ نہیں کہ دیجیے آئینۂ انتظار کو پرواز
اپنا سا منہ لے کے رہ جانا	شرمندہ ہونا	آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا
اپنی سی کرنا	حتی الامکان کوشش کرنا	وارستگی بہانۂ بیگانگی نہیں اپنی سی کر نہ غیر سے وحشت ہی کیوں نہ ہو
اپنے کو کھینچنا	پرہیز کرنا	صحبتِ رنداں سے لازم ہے حذر جائے مے اپنے کو کھینچا چاہیے
اجازت دینا	پروانگی دینا	دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستمگر کچھ تجھ کو مزا بھی مرے آزار میں آوے
اجیرن ہونا	بار خاطر ہونا، دشوار ہونا، باعثِ تکلیف ہونا	(یہ ہے وہ حور اجیرن ہو جائے گی)
اچھا کہنا	کسی کی تعریف کرنا	غالبؔ برا نہ مان جو واعظ برا کہے ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

محاورہ	مطلب	محل استعمال
اچھا ہونا	صحت پانا	گر نہیں نازشِ ہم نامیٔ چشمِ خوباں تیرا بیمار بُرا کیا ہے جو اچھا نہ ہوا
اِحسان اُٹھانا	کسی کا ممنون ہونا	صد جلوہ روبرو ہے جو مژگاں اُٹھائیے طاقت کہاں جو دید کا احساں اُٹھائیے
اِحسان رہنا	احسان سے سبکدوشی نہ ہونا	سرمۂ مفت نظر ہوں مری قیمت یہ ہے کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا
اختیار ہونا	قابو ہونا	گریہ نکالے ہے تری بزم سے مجھ کو ہائے کہ رونے پہ اختیار نہیں ہے
ارزانی ہے	مبارک ہو	مجھ کو ارزانی رہے تجھ کو مبارک ہو جیو نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک
ارمان نکلنا	دل کی آرزو پوری ہونا	ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے
اُڑتی سی خبر	غیر مصدقہ بات	آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی
اس شکل سے	بُرے حالوں سے	زندگی اپنی جو اس شکل سے گزری غالب ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
اِشارہ پانا	ایما پانا	اس چشمِ فسوں گر کا اگر پائے اِشارہ طوطی کی طرح آئینہ گفتار میں آوے

محاورہ	مطلب	محل استعمال
اشعار کا دفتر کھلنا	مشاعرہ جاری ہونا	بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا رکھیو یارب! یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا
اعتبار مٹنا	نامعتبر ہونا	ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا کس سے کہوں کہ داغ جگر کا نشان ہے
اعتبار ہونا	ساکھ ہونا	ترے وعدے پہ جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا
اُلٹا پھر آنا	فوراً واپس ہونا، ترت پلٹ جانا، جلد لوٹ آنا	بندگی میں بھی وہ آزادہ و خود بیں ہیں کہ ہم اُلٹے پھر آئے درِ کعبہ اگر وا نہ ہوا (مجھ کو آپ کا فرخ آباد جانا معلوم ہو گیا تھا اِس واسطے آپ کو خط نہیں لکھا تھا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس عرصہ میں کتنے خط بھجوائے اور وہ اُلٹے پھر آئے۔)
اُمید بر آنا	آرزو پوری ہونا	کوئی اُمید بر نہیں آتی کوئی صورت نظر نہیں آتی
انتظار کھینچنا	انتظار کرنا	نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ اگر شراب نہیں انتظارِ ساغر کھینچ

محاورہ	مطلب	محل استعمال
اِنتظار ہونا	کسی کا انتظار کرنا۔ کسی کی راہ دیکھنا	یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا
انساں ہونا	حقیقی صفاتِ انسانی پیدا کرنا۔	بسکہ دشوار ہے ہر کام کا انساں ہونا آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا
انصاف ہونا	جزا و سزا کا ملنا	وائے گر میرا ترا انصاف محشر میں نہ ہو اب تلک تو یہ توقع ہے کہ واں ہو جائے گا
ایجاد کرنا	وجود میں لانا پیدا کرنا	ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لیے بہار میرا رقیب ہے نفسِ عطر سائے گل
ایسی ہی کچھ بات ہے	کوئی خاص سبب حائل ہے	ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہوں ورنہ کیا بات کر نہیں آتی

ب

محاورہ	مطلب	محلِ اِستعمال
بات اُڑانا	افواہ پھیلانا، کسی غلط بات کا مشہور کرنا	(خلق نے از روئے قیاس جیسا کہ دلی کے خبر تراشوں کا دستور ہے یہ بات اُڑا دی ہے کہ سنو سارے شہر میں مشہور کر دیا کہ جنوری شروع سال ۱۸۵۹ء میں لوگ شہر میں آباد کئے جائیں گے)
بات بنانا	عرضِ حال کرنا مقصد بیان کرنا	نکتہ چیں ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے
بات بننا	مراد بر آنا	
بات پیدا کرنا	خوبی پیدا کرنا، حیلہ کرنا، کمال حاصل کرنا، عزت پیدا کرنا،	(واقعی تم نے بڑی جرأت کی فی الحقیقت اپنی جان پر کھیلے تھے، بات پیدا کی مگر اپنی مردی و مردانگی سے دولت کا ہاتھ آنا اور نیک نامی اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے)
بات پوچھنا	توجہ کرنا	دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو خنجر نے کبھی بات نہ پوچھی ہو گلو کی

محاورہ	مطلب	محل استعمال
باتیں بنانا	ڈھکوسلے گھڑنا جھوٹ بولنا	دکیسے چار خط تم نے بھیجے کیوں باتیں بناتے ہو ـــــ (دیکھو میر امیر مہدی خفا ہو کر کیا باتیں بناتا ہے)
باز آنا	بری عادت کو چھوڑ دینا۔	جور سے باز آئے پر باز آئیں کیا کہتے ہیں ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا
بازار سرد ہونا	خریدار کم ہونا	آمدِ خط سے ہوا ہے سرد جو بازارِ دوست دُودِ شمع کشتہ تھا شاید خطِ رخسارِ دوست
بازار گرم ہونا	خوب بکری ہونا	پھر کھلا ہے درِ عدالتِ ناز گرم بازارِ فوجداری ہے
بازار میں آنا	فروخت کے واسطے آنا	غارت گرِ ناموس نہ ہو گر ہوسِ زر کیوں شاہدِ گل باغ سے بازار میں آوے
باز رکھنا	منع کرنا	(تم مجھے خط لکھنے سے باز کیوں رکھتے ہو ؟ حضرت آپ تو خط نہیں لکھتے)
باسی کڑھی میں اُبال آنا	بعد از وقت جوش آنا	(قاطع برہان کا لکھنا کیا باسی کڑھی میں اُبال آیا۔)
بال کشا ہونا	پرواز کرنا	پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب
بال بال بچنا		(نے بڑے کو دل دوست نشا ہیچ شراب دیر نورِ چشم کی آنکھ کیوں دکھی اور یہ بال بال بچ گیا۔)

محاورہ	مطلب	محل استعمال
باندھنا	کسی مضمون کو شعر میں ضبط کرنا	تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں (لعل و دُر کا معدوم ہو جانا اور بحر و کان کا خالی ہو جانا۔ نئی نئی طرح سے باندھا ہے۔)
باور آنا	یقین آنا	ضعف سے گریہ مبدّل بہ دمِ سرد ہوا باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا
بجا لانا	تعمیل کرنا انجام دینا	(پیر و مرشد فقیر ہمیشہ آپ کی خدمت گزاری میں حاضر اور غیر حاضر رہا ہے جو حکم آپ کا ہوتا ہے اس کو بجا لاتا ہوں) (بندہ پرور اگر ایک بندۂ قدیم کہ عمر بھر فرماں پذیر رہا ہو بڑھاپے میں ایک حکم بجا نہ لاوے تو مجرم نہیں ہوتا۔)

محاورہ	مطلب	محلِ استعمال
بخونِ غلطیدن	خون میں تڑپنا	ہوائے سیرِ گل آئینۂ بے مہریِ قاتل کہ اندازِ بخوں غلطیدنِ بسمل پسند آیا
بُرا ماننا	کسی کی بات سُن کر کبیدہ خاطر ہونا	(اگر شاہزادہ اور دیوانِ خاص کے لائق الفاظ لکھے جاویں تو حضرات مکتوب الیہ بُرا مانیں گے کہ تم کو صمصام الدولہ نے کیا لکھا ہے) غالب بُرا نہ مان جو واعظ بُرا کہے ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے (بندہ پرور فقیر شکوہ سے بُرا نہیں مانتا مگر شکوہ کے فن کو سوائے میرے کوئی نہیں جانتا) (میں نے تو اصلاح دی تھی لیکن تم نے بُرا مانا۔)
بروئے کار آنا	سامنے میدان میں آنا مقابلے میں آنا	بجز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار صحرا مگر بہ تنگیِ چشمِ حسود تھا (تعقیدِ معنوی کو حضور خود جانتے ہوں گے اس کی توضیح و تفصیل میں تحصیلِ حاصل اور تطویلِ لاطائل کی صورت نظر آتی ہے لہٰذا خامہ فرسائی بروئے کار نہیں آئی ہے)

محاورہ	مطلب	محلِ استعمال
بن آنا	حسبِ مراد ہونا قسمت کھل جانا موقع ملنا	(اندھیری راتوں میں چوروں کی بن آئی)
بھرم کھل جانا	اعتبار اٹھ جانا افشائے راز ہونا	بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا اگر اس طرۂ پُر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے
بات بگڑ جانا	شہرت زائل ہو جانا	
بھروں	تر کروں	بقدرِ حسرتِ دل چاہیے ذوقِ معاصی بھی بھروں یک گوشۂ دامن گر آبِ ہفت دریا ہو
بگڑ بیٹھنا	آزردہ ہونا	یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی گر بگڑ بیٹھے تو میں لائقِ تعزیر بھی تھا
بھوگ سنانا	گالیاں دینا لعنت ملامت کرنا	(ایک قرض دار کا گریبان میں ہاتھ ایک قرض دار بھوگ سنا رہا ہے)
بھید پانا	راز کو جاننا	گر نہ سمجھوں اس کی باتیں گر نہ پاؤں اس کا بھید پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا
بیدل ہونا	دل برداشتہ ہونا	بے گانگیِ خلق سے بیدل نہ ہو غالب کوئی نہیں تیرا تو مری جان خدا ہے

پ

پابدامن ہونا — پاؤں سمیٹ کر ایک جگہ بیٹھ جانا

پابدامن ہو رہا ہوں بس کہ میں صحرا نورد
خار پا ہیں جوہرِ آئینۂ زانو مجھے

پا جانا — آگاہ ہو جانا

گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق
پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ پا جائے ہے

پا در رکاب ہونا — جانے پر آمادہ ہونا

(پا در رکاب ہونا عبارت ہے سیر و سفر کے لئے آمادہ و مستعد ہونے سے)

(قبلہ و کعبہ فقیر پا در رکاب ہے، پنجشنبہ، چارشنبہ ان دونوں دنوں میں سے ایک دن عازمِ رامپور ہوں گا۔)

پانی پانی ہونا — شرمندہ ہونا

یہ بھی ناچار جی کا کھونا ہے
شرم سے پانی پانی ہونا ہے

پانی پھرنا — حقیر ہو جانا، خراب ہو جانا

(کیوں صاحب یہ بجا بجا ہونا اور استاد و شاگرد ہونا سب پر پانی پھر گیا)

پانی نہ مانگنا — فوراً مر جانا

مجھ کو وہ دو کہ جسے کھا کے نہ پانی مانگوں
زہر کچھ اور سہی آبِ بقا اور سہی

پانی ہوا ہو جانا — پانی برسنے کے آثار کے بعد دفعتاً مطلع صاف ہو جانا

ضعف سے گریہ مبدل بدمِ سرد ہوا
یاد آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

پاؤں اُٹھ جانا — بھاگ جانا، پیٹھ دکھانا

اہلِ ہوس کی فتح ہے ترکِ نبردِ عشق
جو پاؤں اُٹھ گئے وہی ان کے علم ہوئے

پاؤں پر گرنا — منت اور خوشامد کرنا۔

ہجومِ گریہ کا سامان کب کیا میں نے
کہ گر پڑے نہ مرے پاؤں پر در و دیوار

پاؤں پڑنا۔ پاؤں ٹوٹنا۔ — عاجزی دکھانا۔ چلنے سے مجبور ہونا۔

دی سادگی سے جان پڑے کوہکن کے پاؤں
ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پاؤں

پاؤں دابنا — مشت مالی کرنا۔

بھاگے تھے ہم بہت سو اسی کی سزا ہے یہ
ہو کر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پاؤں

پاؤں درمیان ہونا۔ — توسط ہونا

کس منہ سے شکر کیجیے اس لطفِ خاص کا
پرسش ہے اور پائے سخن درمیاں نہیں

پاؤں دھو کر پینا — انتہائی رغبت اور اطاعت جتانا

غالب مرے کلام میں کیوں کر مزا نہ ہو
پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پاؤں

پاؤں میں چکر ہونا۔ — مستقل گردش میں رہنا

مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہیں
ایک چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں

پایہ نہیں — حیثیت نہیں

(مجھ کو یہ پایہ نہیں کہ آپ کی نثر میں دخل کروں)

پتا بتانا — نشان بتانا

تو اگر بھول گیا ہو تو پتا بتلا دوں
کبھی فتراک میں تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

پتا پانا — نشان پانا

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہ گئے
تیرا پتا نہ پائیں تو ناچار کیا کریں

پتھر گِھسنا — پتھر کا فرسودہ ہونا

مٹ جائے گا سر گر ترا پتھر نہ گھسے گا
ہوں در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن اور

پیچ آ پڑنا — کسی بات کا نباہنا۔

پیچ آ پڑی ہے وعدۂ دلدار کی مجھے
وہ آئے یا نہ آئے پہ یاں انتظار ہے

پردہ اُٹھانا — پردہ کھول دینا، راز فاش کر دینا۔

یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجئے
یا پردۂ تبسمِ پنہاں اُٹھائیے

خدا کے واسطے پردہ نہ کعبے کا اُٹھا واعظ
کہیں ایسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم نکلے

پردہ چھوڑنا — پردہ گرانا

کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کس کی ہے
پردہ چھوڑا ہے وہ اس نے کہ اُٹھائے نہ بنے

پردہ کھل جانا — راز فاش ہونا

منت کا کس کو بُرا ہے بدرقہ
رہبری میں پردۂ رہبر کھُلا

پرزے اڑنا — پارہ پارہ ہونا

تھی خبر گرم کہ غالب کے اُڑیں گے پُرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

پرورش دینا[1] — پالنا، پوسنا

غم آغوشِ بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو
چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجاں ہے

پرفشانیِ شمع — شمع کا جھلملانا

ترے خیال سے رُوح اہتزاز کرتی ہے
بجلوہ ریزیِ باد و بہ پرفشانیِ شمع

پڑا پایا — جستجو کئے بغیر کسی چیز کا ہاتھ لگنا۔

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

پڑے رہنا — ایک حالت میں لیٹے رہنا

پڑا رہ اے دلِ وابستہ بے تابی سے کیا حاصل
مگر پھر تابِ زلفِ پُرشکن کی آزمائش ہے

---

[1] اُردو محاورہ پرورش کرنا ہے، پرورش دینا نہیں

پھپھولے پھوڑنا — دل کا غصہ نکالنا، حسد نکالنا، بدلہ لینا۔

(ہم نے جلے پھپھولے پھوڑے، تو اب
بتاؤ۔ خط لکھنے بیٹھا ہوں کہ کیا لکھوں۔
یہاں کا حال زبانی میرن صاحب کے سن لیا
ہوگا مگر وہ جو کچھ تم نے سنا ہوگا بے اصل
باتیں ہیں)

پہلو تہی کرنا — دریغ کرنا، کمی کرنا۔

تغافل دوست ہوں میرا دماغِ عجز عالی ہے
اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے

پیچ پڑنا — بکھیڑا پڑنا، سخت مشکل پیش آنا۔

(ایسے ایسے پیچ پڑگئے ہیں کہ کچھ کھل گئے ہیں
کچھ باقی رہے ہیں یہ بھی کھل جائیں گے)

پیروی کرنا — تقلید کرنا

لازم نہیں کہ خضر کی ہم پیروی کریں
مانا کہ اک بزرگ ہمیں ہم سفر ملے

ت

تاب لائے ہی بنے گی — صبر کرنا ہی پڑے گا۔

تاب لائے ہی بنے گی غالب
واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

تاب لانا — برداشت کر سکنا۔

کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو
نہ لاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازداں کیوں ہو
(سرفراز حسین نوکری ڈھونڈتا پھرے اور
میں ان غمہائے جاں گداز کی تاب لاؤں)

تاراج کرنا — برباد کرنا

تاراجِ کاوشِ غمِ مژگاں ہوا اسد
سینہ کہ تھا دفینہ گہر ہائے راز کا

تجاہل پیشگی — جان بوجھ کر انجان بننا

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا
کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

تار نگہ کا نایاب ہونا — کچھ نظر نہ آنا

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال
یاں ہجوم اشک میں تار نگہ نایاب تھا

تدبیر کرنا — بندوبست کرنا

نہ کی سامانِ عیش و جاہ میں تدبیر وحشت کی
ہوا جامِ زمرد بھی مجھے داغِ پلنگ آخر

تر دامن — گناہ گار

بقدرِ حسرتِ دل چاہئے ذوقِ معاصی بھی
بھروں یک گوشۂ دامن گر آبِ ہفت دریا ہو

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

تسلی نہ ہوا — تسلی پانے والا نہ ہوا

جگرِ تشنۂ آزار تسلی نہ ہوا
جوئے خوں ہم نے بہائی بُنِ ہر خار کے ساتھ

تقاضہ کرنا — مطالبہ کرنا

تم کون سے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے
کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

تقدیر کو رونا — کم نصیبی کو رونا

اُس انجمنِ ناز کی کیا بات ہے غالب
ہم بھی گئے واں اور تری تقدیر کو رو آئے

تماشا کرنا — دیکھنا، غور کرنا، سیر کرنا

خانہ ویراں سازیٔ حیرت تماشا کیجئے
صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتۂ رفتارِ دوست

تماشا کر اے محوِ آئینہ داری
تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں

ناکامیِ نگاہ ہے برقِ نظارہ سوز
تو وہ نہیں کہ تجھ کو تماشا کرے کوئی

تمام کرنا — ختم کرنا، مار ڈالنا

دکھا کے جنبشِ لب ہی تمام کر ہم کو
نہ دے جو بوسہ تو منہ سے کہیں جواب تو دے

تمام ہونا — ختم ہونا، مرجانا

دل ہوا کشمکشِ چارۂ زحمت میں تمام
مٹ گیا گھسنے میں اس عقدے کا وا ہونا

تہمت تراشنا — الزام لگانا

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

تیوری چڑھنا — ماتھے پر شکن پڑنا

ہے تیوری چڑھی ہوئی اندر نقاب کے
ہے اک شکن پڑی ہوئی طرفِ نقاب میں

ٹ

ٹپکنا — ظاہر ہونا — گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی
در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا

ٹکسال باہر ہونا — غیر معتبر، غیر مستند۔
(دریائے آشوب کیا ٹکسال باہر لفظ ہے
استعارہ بالکنایہ صحیح مگر یہ محل نہیں ہے)
(اگر آیا ہوگا تو کسانیدن آیا ہوگا، گرانیدن
ٹکسال باہر ہے۔)

ٹیک نکل جانا — بھرم کھل جانا۔ — (میاں فیض کی بھی کہیں کہیں ٹیک نکل
جاتی ہے)

ج

جا رہنا — مقیم ہونا — کعبے میں جا رہا تو نہ دو طعنہ کیا کہیں
بھولا ہوں حق صحبتِ اہل کنشت کو

جا گرم کرنا — کسی جگہ مستقل طور پر قیام کرنا، ٹھہرنا، بیٹھنا۔
کی اُس نے گرم سینۂ اہل ہوس میں جا
آوے نہ کیوں پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

جان پر کھیلنا — جان جوکھوں میں ڈالنا، اپنے آپ کو ہلاکت میں مبتلا کرنا
(واقعی تم نے بڑی جرأت کی، فی الحقیقت اپنی
جان پر کھیلے)

جان دینا — مرجانا — جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جگر تشنہ — سخت تشنہ — پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا
دل جگر تشنۂ فریاد ہوا
(اگر فن لغت میں ایک شخص دوسرے شخص کا
معتقد ہو۔ یہاں تک کہ اس کی تحقیق بھی کی تو مدعیان اس مظلوم کے جگر تشنۂ خوں کیوں
ہو جائیں۔)

جگر رکھنا — حوصلہ رکھنا — سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہوں جواہر کے
جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو

جگر کے پار ہونا — کلیجے کے پار نکل جانا۔
کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

جگہ پانا — بس چلنا — (اگر یہ لوگ جگہ پاتے تو میری کھال اُدھیڑ
ڈالتے)

جوتی پیزار کرنا — مارپیٹ کرنا، جھگڑا کرنا، لڑائی دنگا کرنا۔

(حضرت تین دوستوں نے مولف محرق پر
جس کا نام صاحب محرق رکھا گیا ہے۔ جوتی
پیزار کی ہے)

جوئے شیر لانا — نہایت دشوار کام کرنا۔

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

جی جلنا — آزردگی پیدا ہونا

جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نہ کیوں
ہم نہیں جلتے نفس ہر چند آتش بار ہے

جی کڑھنا — رنجیدہ ہونا، متاسف ہونا،

(حالات کی کیفیت، ضعف کی حکایت سُنی۔ جی کڑھا)

جی میں آنا — دل ہی دل میں ارادہ ہونا۔

تھیں بنات النعش گردوں دن کو پردے میں نہاں
شب کو ان کے جی میں کیا آئی کہ عریاں ہو گئیں

جی میں ٹھانا — دل میں ارادہ کرنا — کوئی دن گر زندگانی اور ہے
اپنے جی میں ہم نے ٹھانی اور ہے

چ

چرچا ہونا — تذکرہ ہونا

ہوا چرچا جو میرے پاؤں میں زنجیر ہونے کا
کیا بے تاب کاں میں جنبشِ جوہر نے آہن کو

چشم بد دور — نظرِ بد دور ہو۔ نظر نہ لگے۔

(شوق بڑھائیے، چشم بد دور طبیعت حضور کی
نہایت عالی اور مناسب اس فن کے ہے، میں
آپ کی اس رسائی ذہن اور قوتِ قلم سے اُمید
قوی رکھتا ہوں کہ عنقریب بہت خوب لکھنے لگو
(غزلیں آپ کی دیکھیں، سبحان اللہ۔ چشم بد دور
اُردو کی راہ کے تو سالک ہو گویا اس زبان کے
مالک ہو)

چکر کھانا — سر پھرنا — مہر کا بیا چرخ چکر کھا گیا
بادشہ کا رایتِ لشکر کھلا

چہرہ لکھنا — خط و خال لکھنا — روشناسوں کی جہاں فہرست ہے
واں لکھا ہے چہرۂ قیصر کھلا

چھاتی پر سانپ پھرنا — صدمہ گزرنا۔ افسوس ہونا۔ رشک آنا
(اب جو کبھی مجھ کو وہ اپنا رنگ یاد آتا ہے
تو چھاتی پر سانپ سا پھر جاتا ہے۔)

چھیڑنا — تنگ کرنا۔ طنز کرنا۔ ساز بجانا۔
پُر ہوں میں شکوے سے یوں راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیئے پھر دیکھیے کیا ہوتا ہے
ہوں سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ
ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے

ح

حال اچھا ہونا — افاقہ ہونا۔ — اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

حال ظاہر ہونا — دوسروں سے کسی حال کا پوشیدہ نہ ہونا
غالب نہ کر حضور میں تو بار بار عرض
ظاہر ہے تیرا حال سب اُن پر کہے بغیر

حال ہونا — تاب اور طاقت ہونا۔ — ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

حریفِ مطلب مشکل ہونا۔ — کسی مطلب مشکل کو پورا نہ کر سکنا
حریفِ مطلبِ مشکل نہیں فسونِ نیاز
دعا قبول ہو یا رب کہ عمرِ خضر دراز

حساب پاک ہونا — حساب چکا دینا۔
صرفِ بہائے مے ہوئے آلاتِ مے کشی
تھے یہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

حساب دینا — حساب سمجھانا — ایک ایک قطرے کا مجھے دینا پڑا حساب
خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

حساب مانگنا — حساب طلب کرنا۔
آتا ہے داغِ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

حسرت دل میں ہونا — ارمان ہونا۔
سادگی پر اُس کے مر جانے کی حسرت دل میں ہے
بس نہیں چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل میں ہے

حسرت رکھنا — ارمان رکھنا
گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اُسے غارت کرتا
وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

حضرتِ سلامت — جنابِ والا

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت
پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

حق گردن پر ہونا — کسی کا معاوضہ ادا کرنے کا بوجھ لینے اوپر ہونا

جنوں کی دست گیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی
گریباں چاک کا حق ہو گیا ہے میری گردن پر

حیا آنا — شرم محسوس ہونا۔

کرتے ہیں بس کہ باغ میں تو بے حجابیاں
آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے

خ

خاک اڑنا — بربادی اور بے رونقی

اڑتی پھرے ہے خاک مری کوئے یار میں
بارے اب اے ہوا ہوسِ بال و پر گئی

خاک ہو جانا — مرجانا۔ مٹ جانا۔

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک
ہر ایک ذرہ عاشق ہے آفتاب پرست
گئی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز

خاک اڑنا — بدنام ہونا

(مدعی کا کلام دراصل لغو پھر تمہارے پاس سرمایہ علمی موجود اور تین نسخے معقول اس پر مزید علیہ اس پر محرق اور صاحب محرق کا خاکہ اڑ جائے گا۔)

خاطر جمع رکھنا — اطمینان رکھنا۔

(میرا حال سنو کہ بے رونق جینے کا ڈھب مجھ کو آگیا ہے، اس طرف سے جمع خاطر رکھنا۔)

خاطر جمع کرنا — تسلی و اطمینان دلانا۔

(میر امداد علی شاہ کو میری دعا کہنا، ان کا باپ میرا بڑا یار تھا، میری طرف سے خاطر جمع کر دیجیے گا کہ سبیل اچھی نکل آئی ہے۔ چودھری صاحب کے ذریعہ جو کچھ بھیجنا ہو گا بھجواؤں گا۔)

خانہ بے در و دروازہ — صحرا

مانعِ وحشت خرامیہائے لیلیٰ کون ہے
خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

خانہ ویراں سازی — گھر کا ویراں کرنا اور اجاڑنا۔

خانہ ویراں سازیِ حیرت تماشا کیجیے
صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتۂ رفتارِ دوست

خبر گرم ہونا — زبان زدِ خاص و عام ہونا

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشا نہ ہوا

خبر ہونا — آگاہی ہونا

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

خجالت کھینچنا[1] — شرمسار ہونا

ڈالا نہ بے کسی نے کسی سے معاملہ
اپنے سے کھینچتا ہوں خجالت ہی کیوں نہ ہو

خدا کو ماننا — خدا کی قدرت اور قہر و غضب کا قائل ہونا۔

ڈر نالہ ہائے زار سے میرے خدا کو مان
آخر نوائے مرغِ گرفتار بھی نہیں

خس بداماں ہونا — اظہارِ عجز کرنا

ہم سے رنجِ بے تابی کس طرح اٹھایا جائے
داغ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بدنداں ہے
ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغاں ہے
خموشی ریشۂ صد نیستاں سے خس بدنداں ہے

---

[1] فارسی محاورہ کا غیر مانوس اور غیر فصیح اردو ترجمہ

خط کھینچنا — لکیر کرنا

بے مے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی
کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خط ایاغ کا

خط بنوانا — حجامت بنوانا

(رنج میں اور بھی باتیں کرتا مگر میرا خاص تراش آگیا۔ مہینہ بھر سے حجامت نہیں بنوائی۔ خط لپیٹ کر ڈاک میں بھیجتا ہوں اور خط بنواتا ہوں۔)

خمیازہ کھینچنا — انگڑائیاں لینا اور شراب طلب کرنا۔

مے خانۂ جگر میں یہاں خاک بھی نہیں
خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادِ فن ہنوز

خوش آنا — پسند آنا

گلشن کو تری صحبت از بس کہ خوش آئی ہے
ہر غنچہ کا گل ہونا آغوش کشائی ہے

خونِ جگر کھانا — غصہ ضبط کرنا، سخت محنت کرنا، بے حد رنج و غم اٹھانا۔

(یہ سب نثر میں کیوں خونِ جگر کھایا کرتے ہیں
وہ سب اس طرح کی نثر میں جو لالہ
دیوان سنگھ قتیل نے بتقلیدِ اہلِ ایران لکھی
ہیں نہ رقم فرمایا کرتے)

(اور کہو کہ غلام نے بہت خونِ جگر کھا کر فارسی کی تحقیق کو اس پایہ پر پہنچایا ہے)

(اور خوش کرو کہ خون بندہ میں نے اس تالیف میں کھایا ہے یقین ہے کہ اس کی داد تمہارے سوا اور کسی سے نہ پاؤں گا۔)

(دل مجھ کو رشک آیا اور میں نے خونِ جگر کھایا تو اس کلمہ پر کہ ڈاڑھی خوب گھٹی ہوئی ہے۔ وہ مزے یاد آگئے کیا کہوں جی پر کیا گزری)

خیالی پلاؤ پکانا — ایسی باتیں تصور کرنا جو ممکن الوقوع نہ ہوں۔

(اگر خلاف میرے عقیدہ کے پانچ سو روپے کا حکم ہوا اور وہ آجائیں تو تم بعد اطلاع ڈھائی سو میاں فضل کو دے کر مجھ کو لکھنا باقی کے واسطے میں جس طرح لکھوں اُس طرح کرنا۔ صاحب شیخ چلی نے خیالی پلاؤ پکایا۔)

د

داد دینا — تعریف کرنا۔ انصاف کرنا۔

زخم نے داد نہ دی تنگیٔ دل کی یارب
تیر بھی سینۂ بسمل سے پرافشاں نکلا

داد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ وا
یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک

(یعنی زخمِ تیر کی توہین بسبب ایک رخنہ ہونے کے اور تلوار کے زخم کی تحسین بسبب ایک طاق سا کھل جانے کے، زخم نے داد نہ دی تنگی دل کی یعنی زائل کیا تنگی کو)

دام بچھانا — شکار پھانسنے کو فریب اور دغا کرنا۔

آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا

دامن چھوٹنا — علیحدگی ہونا

سنبھلنے دے مجھے اے نا اُمیدی کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

دانتوں میں تنکا لینا — اظہار عجز و فروماندگی۔ رحم کا طالب ہونا۔

نہ آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالوں کو
لیا دانتوں میں جو تنکا ہوا ریشہ نیستاں کا

دستِ تہِ سنگ آمدن — مجبور ہونا۔

مجبوری و دعوئے گرفتاریٔ الفت
دستِ تہِ سنگ آمدہ پیمانِ وفا ہے

دِل اُکھڑنا — جی نہ لگنا۔

(جہاں جی چاہا وہاں رہ گیا، جہاں سے
دل اکھڑا چل دیا۔)

دل بند ہو جانا — انقباضِ خاطر

دُکھ جی کے پسند ہو گیا ہے غالبؔ
دل رک رک کر بند ہو گیا ہے غالبؔ

دل بودا ہونا — تکلیف نہ اُٹھا سکنا

غم کھانے میں بودا دلِ ناکام بہت ہے
یہ رنج کہ کم ہے مئے گلفام بہت ہے

دل بھر آنا — رنجیدہ ہونا

دِل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

دل پھنسانا — دل کو گرفتار کرنا

دل کو آنکھوں نے پھنسایا کیا مگر
یہ بھی حلقے ہیں تمہارے دام کے

دل جلنا — دل کا رنج یا غصّے یا دشمنی سے سوختہ ہونا۔

میں ہوں اور افسردگی کی آرزو غالبؔ کہ دل
دیکھ کر طرزِ تپاکِ اہلِ دنیا جل گیا

دِل دینا — عاشق ہونا

دِل اس کو پہلے ہی ناز و ادا میں دے بیٹھے
ہمیں دماغ کہاں حُسن کے تقاضا کا

دل رکنا — دل کا آزردہ ہونا۔

دُکھ جی کے پسند ہو گیا ہے غالبؔ
دل رک رک کر بند ہو گیا ہے غالبؔ

دل کھول کر — اچھی طرح، خاطر خواہ

نہ بندھے تشنگیٔ شوق کے مضموں غالبؔ
گرچہ دِل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

دل لگانا — توجہ سے کوئی کام کرنا، دل جمانا، کسی پر عاشق ہونا

(اُردو خطوط جو آپ چھاپنا چاہتے ہیں، یہ
بھی زائد بات ہے، کوئی ایسا ہو گا کہ جو میں نے
قلم سنبھال کر اور دل لگا کر لکھا ہو گا۔)

دل لگا کر آپ بھی غالبؔ مجھی سے ہو گئے
عشق میں آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے

(بھائی ہوش میں آؤ کہیں اور دل لگاؤ)

دل میں اتر جانا۔ دِل نشیں ہو جانا

وہ نیشتر سہی پر دل میں جب اُتر جائے
نگاہِ ناز کو پھر کیوں نہ آشنا کہیے

(اشعارِ پھر بار دیکھ کر دِل بہت خوش ہوا
سب اچھے ہیں، مگر جو دل میں اُتر گئے وہ
تم کو لکھتا ہوں)

دل میں جگہ ہونا — محبت کرنا۔

سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا
مجھ پہ گویا اک زمانہ مہرباں ہو جائے گا

دل نہ دینا — عشق نہ ہونا

آئینہ دیکھ اپنا سا منھ لے کے رہ گئے
صاحب کو دِل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

دماغ چل جانا — دماغ خراب ہو جانا۔

دم باہر آنا — بے اختیار ہو جانا۔

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے
سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

دم بھرنا — سانس پھولنا۔ سانس چڑھنا۔ محبت کا دعویٰ کرنا، کسی بات کا مدعی ہونا)

(خلاصہ اِس کا یہ ہے کہ صاحب اپن نہیں ہے نہ ہو، قلام اشرف نہیں ہے نہ ہو۔ اگر منظور کیجیے تو میں صوفی ہوں، ہمہ اوست کا دم بھرتا ہوں)

(راجپوت ایسا ہی کچھ کرتے ہیں مگر مہاراجہ مسلمانوں کا دم بھرتے ہیں)

دم رُکنا — سانس رکنا۔ انقباض۔

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم
برسوں ہوئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے

دم لینا — سستانا۔ سانس لینا۔ ٹھہرنا۔ آرام کرنا۔

(بات یہ ہے کہ جس طرح مسافر سفر میں آدھی منزل طے کر کے دم لیتا ہے میں نے آدم سے ہمایوں تک کا حال لکھ کر دم لیا)

(بہت تنگ آگیا ہوں، دم لیتا ہوں)

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

وائے واں بھی شورِ محشر نے نہ دم لینے دیا
لے گیا تھا گور میں ذوقِ تن آسانی مجھے

دم ناک میں آنا — عاجز و پریشان ہونا۔

محبت تھی چمن سے لیکن اب یہ بے دماغی ہے
کہ موجِ بوئے گل سے ناک میں آتا ہے دم میرا

دم نکلنا — مرنا

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

دن پھرنا — بُرے دنوں کا اچھے دنوں میں تبدیل ہونا۔ عزت حاصل ہونا۔

شاہ کی ہے غسلِ صحت کی خبر
دیکھیے کب دن پھریں حمام کے

دنداں در دل افشردن — مصیبت کو برداشت کرنا

کلفتِ افسردگی کو عیشِ بے تابی حرام
ورنہ دنداں در دل افشردن بنائے خندہ ہے

دو چار ہونا — ملاقات ہونا، کسی سے چار آنکھیں ہونا۔

اُسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

کھٹکا لگا رہنا — خوف غالب ہونا

تھا زندگی میں مرگ کا کھٹکا لگا ہوا
اُڑنے سے پیشتر بھی مرا رنگ زرد تھا

دیر آید درست آید — جو کام دیر میں ہوتا ہے اور سہولت سے ہوتا ہے وہ عمدہ اور درست ہوتا ہے

پنشن کے باب میں ابھی کچھ حکم نہیں اسباب توقع کے فراہم ہوتے جاتے ہیں
دیر آید درست آید

دھوکا کھانا — فریب میں آجانا۔

لاگ ہو تو اُس کو ہم سمجھیں لگاؤ
جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائیں کیا

دھوکا ہونا — نقل پر اصل کا گمان ہونا

لوگوں کو ہے خورشیدِ جہاں تاب کا دھوکا
ہر روز دکھاتا ہوں میں اک داغِ نہاں اور

دھوئے جانا — بے شرم ہو جانا

رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے
دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے

دیدہ و دل فرشِ راہ — بصد شوق، بسر و چشم

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرشِ راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دو کہ سمجھائیں گے کیا

دیوار کھل جانا۔ — آپ ہی آپ دیوار میں شگاف ہو جانا

بہ شکالِ گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہیے
کھل گئی مانندِ گل سو جا سے دیوارِ چمن

ڈ

ڈوبی ہوئی اسامی — وہ کاشت کار جس سے لگان وصول نہ ہوسکے

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی

ر

راہ پانا — بھیڑ میں چلنے کی گنجائش پانا

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور

راہ پر آنا — راہ راست پر آنا۔ مہربان ہونا۔

آہی جاتا وہ راہ پر غالب
کوئی دن اور بھی جیے ہوتے

راہ دکھانا — انتظار کرانا۔

(دیکھو اب خیر سے کب آؤ گے۔ کے برس کے
مہینے، کے دن راہ دکھاؤ گے)

راہ دیکھنا — انتظار کرنا۔

عمر بھر دیکھا کیے مرنے کی راہ
مر گئے پر دیکھیے دکھلائیں کیا

راہ دینا۔ — آنے جانے کا راستہ چھوڑنا۔ راستہ بتانا۔ ساتھ دینا۔
(اک زمین نئی خیال میں آئی۔ طبیعت نے راہ دی۔ غزل تمام کی۔)

راہ کھلنا — بندش اور پابندی کا ہٹنا۔

چاکِ جگر سے جب رہِ پرسش نہ وا ہوئی
کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی

رسم و راہ اٹھ جانا — صاحب سلامت اور تعلق ختم ہو جانا

خاک میں ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی
اٹھ گئی دنیا سے رسم و راہِ یاری ہائے ہائے

رسم و راہ ہونا — ملاقات اور محبت ہونا۔

تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

رنج مٹنا — تکلیف دور ہونا

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

رنگ پکڑنا — بارونق ہونا۔

عشق نے پکڑا نہ تھا غالب ابھی وحشت کا رنگ
رہ گیا تھا دل میں جو کچھ ذوقِ خواری ہائے ہائے

رنگِ تماشا باختن — مصروفِ تماشا رہنا۔ تماشہ گاہِ عالم کے رنگ روپ سے کھیلنا۔

تا کجا اے آگہی رنگِ تماشا باختن
چشمِ وا گردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے

رنگ رلیاں منانا — عیش و عشرت کرنا۔

(تو کوسہ برتنیں اور ہولی کی رنگ رلیاں منالے)

روزہ کھانا — روزہ نہ رکھنا۔ روزں کے ایام میں کوئی روزہ چھوڑ دینا

(رمضان کا مہینہ روزہ کھا کھا کر کاٹا آئندہ خدا رازق ہے)

روشن ہونا — ظاہر ہونا۔

زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگ خاموشی
یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیِ شمع

روئے سخن ہونا — کسی پر ڈھال کے بات کہنا۔

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ
سودا نہیں، جنوں نہیں، وحشت نہیں

ریشہ دوانی — اپنی شرارت کو چاروں طرف پھیلانا۔

وہ تپِ عشقِ تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع
شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے

ز

زار زار رونا — پھوٹ پھوٹ کر رونا

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

زبان سوکھنا — شدت کی تشنگی ہونا

کانٹوں کی زباں سوکھ گئی پیاس سے یارب
اک آبلہ پا وادیِ پُرخار میں آوے

زحمت اٹھانا — دکھ بھوگنا۔ تکلیف برداشت کرنا۔

(آپ نواب صاحب سے کتاب کیوں مانگیں اور زحمت کیوں اٹھائیں)

زخم پر نمک چھڑکنا — زخمی کو تکلیف دینا۔

شورِ پندِ ناصح نے زخم پر نمک چھڑکا
آپ سے کوئی پوچھے تم نے کیا مزا پایا

زخم سلوانا — زخموں میں ٹانکے لگوانا۔

زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن
غیر سمجھا ہے کہ لذتِ زخمِ سوزن میں نہیں

زور چلنا — قابو چلنا۔ اختیار ہونا۔

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اس نے شدت کی
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر

زور ہونا — قابو ہونا۔ اختیار ہونا

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

زہرہ آب ہونا — پتہ پانی ہونا۔ ہیبت زدہ ہونا۔ نامردی چھا جانا۔ رعب اور خوف طاری ہونا۔

شب کہ برقِ سوزِ دل سے زہرۂ ابر آب تھا
شعلۂ جوالہ ہر یک حلقۂ گرداب تھا

کیسی تپک کیسا دھواں کیسا گولہ کیسا چھرہ کیسا گرداب یہ وہ توپ ہے بغیر ان عوارض کے صرف اس کی آواز سے رستم کا زہرہ آب ہو جائے۔

زیب دینا — رونق کا باعث ہونا۔

ہے تو صاحب کے کفِ دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے

زیر بار کرنا — اپنے احسان اٹھوانے سے کسی قسم کا بار کسی کی ذات پر عائد کرنا

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیر بارِ منتِ درباں کیے ہوئے

س

ساتھ رکھنا — رفاقت میں رکھنا

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

ساتھ ہونا — رستے میں ہمراہ ہونا۔

ہو لیے کیوں نامہ بر کے ساتھ ساتھ
یارب اپنے خط کو ہم پہنچائیں کیا

سامنے آنا — روبرو آنا۔

جاؤں سامنے اُن کے تو مرحبا نہ کہیں
جو جاؤں واں سے کہیں کو تو خیرباد نہیں

سبق لینا — استاد سے کتاب کا کچھ حصہ پڑھنا۔

لیتا ہوں مکتبِ غمِ دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت گیا اور بود تھا

سُبکدوش ہونا — فارغ کرنا، بری الذمہ کرنا۔

دھاں کی نثروں کو کون فراہم کرنے جائے جان کنی کے خیالات نے مجھ کو ان کی تحریر و تعلق دبار سے دست بردار و سبکدوش کر دیا ہے۔

سبک ہونا — خفیف ہونا

بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے
جتنے زیادہ ہو گئے اُتنے ہی کم ہوئے

سبیل نکل آنا — راستہ نکل آنا۔ صورت پیدا ہو جانا۔

(میری طرف سے خاطر جمع کر دیجئے گا کہ
سبیل اچھی نکل آئی ہے)

ستارہ اوج پر ہونا — اقبال مند ہونا

گوہر کو عقدِ گردنِ خوباں میں دیکھنا
کیا اوج پر ستارۂ گوہر شناس ہے

سخن کا لبوں سے آزردہ ہونا۔ — بات نہ کر سکنا

ہے بزمِ بتاں میں سخن آزردہ لبوں سے
تنگ آئے ہیں ہم ایسے خوشامد طلبوں سے

سر اُٹھانا — سرکشی کرنا۔ غرور کرنا۔

ضعف سے طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے
بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اُٹھا بھی نہ سکوں

سر اُٹھانے کی فرصت پانا۔ — آرام کے لئے نہایت کم وقت ملنا

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اُٹھانے کی
فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنے کی

سر اُڑانا — سر قلم کرنا۔

سر اُڑانے کے جو وعدے کو مکرر چاہا
ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے ہم کو

سر بر ہونا — عہدہ برا ہونا، پیش پانا

سر بر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر
فرصت کہاں کہ تیری تمنا کرے کوئی

سر بہ گریبان ہونا — متفکر ہونا۔

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا کہئے
ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہئے

سر پر قیامت ہونا — اپنے اوپر بہت ستم ہونا

اس فتنہ خو کے در سے اب اُٹھتے نہیں اسدؔ
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو

سر پیٹنا — تلملانا، تاسّف کرنا

(صاحب یہ سر پیٹنے کی جگہ ہے کہ تمہارا کوئی خط
ڈاک میں ضائع نہیں ہوتا اور میرا خط تم کو
نہیں پہنچتا۔)

بے کاریٔ جنوں میں ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی

سر زانو پر دھرا ہونا — غم و رنج کی حالت

ہوا جب غم سے یوں بے حس تو غم کیا سر کے کٹنے کا
نہ ہوتا گر جدا تن سے تو زانو پر دھرا ہوتا

سہرا سر ہونا — کسی کام کا کسی کی ذات سے مخصوص ہونا۔

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا
باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پہ سہرا

سرگرے ہے — شروع کرتا ہے

جبکہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ
سرکرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوست

سر کھپانا — بہت کوشش کرنا۔ مغز پچی کرنا۔

فکرِ دنیا میں سر کھپاتا ہوں
میں کہاں اور یہ وبال کہاں

سر کھلا — سر برہنہ

صبح آیا جانبِ مشرق نظر
اک نگارِ آتشیں رُخ سر کھلا

سرگراں ہونا — ناراض ہونا

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سُبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

سر مارنا — بہت کوشش کرنا

کوہکن نقاشِ اِک تمثالِ شیریں تھا اسدؔ
سنگ سے سر مار کے ہووے نہ پیدا آشنا

سر ہونا — سُلجھنا۔ سمجھنا، اصرار کرنا۔ مہم سر کرنا۔

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

سمانا — کسی چیز کا کسی چیز کے اندر سموت ہونا

جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع
گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب میں

سماں باندھنا — کیفیت پیدا کرنا، رنگ جمانا، لطف پیدا کرنا۔
(قصیدہ میں نے دیکھا ہے۔ تم نے بہت بڑھ کر
لکھا ہے اور اچھا سماں باندھا ہے)

سمجھ میں آنا — ذہن نشین ہونا۔

ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم
آنا ہے سمجھ میں مری آتا نہیں گو آئے

سمجھنا — باز پرس کرنا

چاہیے کو تیرے کیا سمجھا تھا دل
ہائے اب اس سے بھی سمجھا چاہیے

سوال دینا — درخواست دینا

پھر دیا پارۂ جگر نے سوال
ایک فریاد و آہ و زاری ہے

سوختن کا باب — سوختن کی پوری گردان

فرش سے تا عرش واں طوفاں تھا موجِ رنگ کا
یاں زمیں سے آسماں تک سوختن کا باب تھا

سودا کرنا — خرید و فروخت کرنا۔ معاملہ کرنا

ہر سنگ و خشت ہے صدفِ گوہرِ شکست
نقصاں نہیں جنوں سے جو سودا کرے کوئی

ش

شراب کشیدن — شراب کھینچنا

صحبتِ رنداں سے واجب ہے حذر
جائے مے اپنے کو کھینچا چاہیے

شرم رکھ لینا — عزت رکھ لینا۔

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

شکر بجا لانا — احسان ماننا۔ سپاس گزاری کرنا۔

(کسی کے مرنے کا وہ غم کرے جو آپ نہ مرے
کیسی اشک فشانی، کہاں کی مرثیہ خوانی۔
آزادی کا شکر بجا لاؤ)

شور اٹھانا — غل مچانا

دل میں پھر گریہ نے اک شور مچایا غالب
آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفاں نکلا

ص

صبح کرنا شام کا — ہجر کی رات کا گزارنا۔

کاوِ کاوِ سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ
صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

صورت پکڑنا — شکل بنانا۔ رنگ اختیار کرنا۔ کسی طریقے کو قبول کرنا۔

(سنو۔ دعویٰ کے واسطے دلیل موضوع ہے
ادعا کو دلیل ضرور نہیں ہے، اس ادعا پر تاکید
طریقۂ بلاغت ہے۔ یہ لطافتِ معنوی خاص اس
بزرگ کے حصے میں آئی ہے۔ میں جانتا ہوں۔
مشتری اور عطارد نے مل کر ایک شکل پکڑی تھی
اور اس کا اسم نور الدین اور تخلص ظہوری تھا)

ط

طاقت اڑ جانا — طاقت زائل ہو جانا

کروں بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض کیا قدرت
کہ طاقت اڑ گئی اڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

طبیعت آنا — کسی پر طبیعت کا راغب ہونا۔

جانتا ہوں ثوابِ طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

طبیعت بُری ہونا — بدطینت ہونا

قسمت بُری سہی پہ طبیعت بُری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے

طرف ہونا — مقابلہ کرنا۔ منھ لگانا

رِندانِ درِ مے کدہ گستاخ ہیں زاہد
زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبوں سے

طلسم باندھنا — جادو سے ایسی بندش کرنا جو خیال میں نہ آئے

یاس و اُمید نے اک عربدہ میداں مانگا
عجزِ ہمت نے طلسمِ دلِ سائل باندھا

طول دینا — چھوٹی بات کو لمبا کرنا۔

نہ دے نامے کو اتنا طول غالبؔ مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرضِ ستم ہائے جدائی کا

ع

عار آنا — شرم آنا

کہ گر اپنے کو میں کہوں خاکی
جانتا ہوں کہ آئے خاک کو عار

عجب وقت پڑنا — بڑی مصیبت میں گرفتار ہونا۔

اے پرتوِ خورشیدِ جہاں تاب اِدھر بھی
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

عذر کرنا — بہانہ کرنا

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے
شرمندگی سے عذر نہ کرنا گناہ کا

عذر لانا — عذر پیش کرنا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے میں وہ اب لائیں گے کیا

عشق ہے۔[1] — آفریں۔ مرحبا۔

رنجِ رہ کیوں کھینچیے واماندگی کو عشق ہے
اُٹھ نہیں سکتا ہمارا جو قدم منزل میں ہے

---

[1] یہ اُردو کا ایک متروک محاورہ ہے اگرچہ میر نے بھی لکھا ہے۔ کہ

اک دم میں تو نے پھونک دیا دو جہان کو
اے عشق تیرے آگ لگانے کو عشق ہے

اور

عشق ان کو ہے جو یار کو اپنے دمِ رفتن
کرتے نہیں غیرت سے خدا کے بھی حوالے

عقدہ کھلنا — مشکل بات کا سمجھ میں آنا

وہ کہ جس کے ناخنِ تاویل سے
عقدۂ احکامِ پیغمبر کھلا

عمر کٹ جانا — عمر گزر جانا

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں
طاقت بقدرِ لذتِ آزار بھی نہیں

عہد توڑنا — اپنے قول پر قائم نہ رہنا

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا
کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

عہد کرنا — قول و قرار کرنا

تا پھر نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر
آنے کا عہد کر گئے آئے جو خواب میں

عہدے سے باہر آنا — عہدہ برا ہونا

عہدے سے مدحِ ناز کے باہر نہ آسکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں

غ

غارت کرنا — برباد کرنا

گھر میں تھا کیا کہ ترا غم اسے غارت کرتا
وہ جو ہم رکھتے تھے اک حسرتِ تعمیر سو ہے

غضب ڈھانا — سخت بلا یا آفت لانا۔ نہایت ظلم کرنا۔ کوئی انوکھی بات یا عجیب کام کرنا۔

(اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور میں تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے)

غضب ہونا — قہر ہو جانا۔

مجھ کو پوچھا تو کچھ غضب نہ ہوا
میں غریب اور تو غریب نواز

غم کھانا — رنج اٹھانا۔ دکھ اٹھانا۔ فکر کرنا۔ ہمدردی کرنا۔ افسوس کرنا۔ تحمل کرنا۔ جھیلنا۔

(کسی کے مرنے کا وہ غم کرے جو آپ نہ مرے۔ کیسی اشک فشانی۔ کہاں کی مرثیہ خوانی۔ آزادی کا شکر بجا لاؤ اور غم نہ کھاؤ۔)

ف

فتنہ اٹھانا — جھگڑا اٹھانا۔ فساد کھڑا کرنا۔

(فروری، مارچ، اپریل، مئی خوشی اور توقع میں گزرے مئی ۱۸۵۷ء میں فلک نے یہ فتنہ اٹھایا۔)

فتنہ برپا ہونا۔ — فتنہ اٹھنا۔

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا

فرصت دینا۔ مہلت دینا

دکھاؤں گا تماشا دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغِ دل اک تخم ہے سروِ چراغاں کا

فرصت ہونا مہلت ہونا۔

کشاکش ہائے ہستی سے کرے کیا سعیٔ آزادی
ہوئی زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی

فریب چلنا کسی پر فریب کارگر ہونا۔

جو منکرِ وفا ہو فریب اس پہ کیا چلے
کیوں بدگماں ہوں دوست سے دشمن کے باب میں

فریب دینا چکمہ دینا۔

یہ کرشمہ کہ یوں دے رکھا ہے ہم کو فریب
کہ بن کہے ہی انھیں سب خبر ہے کیا کہیے

فریب کھانا کسی کے فریب میں پھنس جانا۔

گرچہ ہوں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب
آستیں میں دشنہ پنہاں ہاتھ میں نشتر کھلا

فریب میں آنا فریب کھانا۔

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

فوت ہونا۔ ضائع ہونا

مٹتا ہے فوتِ فرصتِ ہستی کا غم کوئی
عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیوں نہ ہو

فیض پانا کسی کی ذات سے کچھ فائدہ اٹھانا

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض
اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

ق

قبلۂ حاجات شیخ یا واعظ

مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے

قدم لینا تعظیماً پاؤں چھونا

گدا سمجھ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئی
اٹھا اور اٹھ کے قدم میں نے پاسباں کے لئے

قرار ہونا چین ہونا

بتاؤ اس مژہ کو دیکھ کر کہ مجھ کو قرار
یہ نیش ہو رگِ جاں میں فرو تو کیوں کر ہو

قسمت کھلنا قسمت کا یاور ہونا۔

منظور تھی یہ شکل تجلّی کو نور کی
قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی

قسم کھانا — انکار کرنا۔ اعتبار کے واسطے سوگند کھانا۔ یقین دلانا

قسم جنازے پہ آنے کی میرے کھاتے ہیں غالب
ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

زہر ملتا ہی نہیں مجھ کو ستمگر ورنہ
کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نہ سکوں

(راحل نے میری سخت جانی کی قسم کھائی)
(کیوں میری جان! تم نے خط لکھنے کی قسم کھائی ہے)

قصہ تمام کرنا — زندگی ختم کرنا۔ جل بجھنا

کرے ہے صرف بایمائے شعلہ قصہ تمام
بطرزِ اہلِ فنا ہے فسانہ خوانیِ شمع

قصہ تمام ہونا — جھگڑا تمام ہونا۔ تصفیہ ہونا۔ عذاب دور ہونا۔ کام تمام ہونا۔
(ایک فریا چھینا باقی رہا ہے۔ یقین ہے کہ اسی اکتوبر میں قصہ تمام ہو جائے گا)

قصہ مٹ جانا — جھگڑا طے ہونا۔
(بہتر یہی ہے کہ طرفین سے خطوط بیرنگ بھیجے جائیں تو یہ قصہ مٹ جائے)

قلزم آشامی — شراب کے خم کے خم پی جانا

لے گئی ساقی کی نخوت قلزم آشامی مری
موجِ مے کی آج رگ مینا کی گردن میں نہیں

قلم ہونا — کٹ جانا

لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خوں چکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے

قیاس دوڑانا — خیال دوڑانا

اور دوڑائیے قیاس کہاں
جانِ شیریں میں یہ مٹھاس کہاں

قیامت برپا ہونا — مصیبت اور آفت کا پیش آنا، حشر کے دن کا ہونا عالم کے فنا ہونے کا دن آنا۔ مشکل ہونا۔ دشوار ہونا فساد کھڑا ہونا۔ شور و شر ہونا۔ نہایت برا ہونا۔
(بی بی مانندِ صورتِ دیوار چپ۔ جی چاہتا ہے چیخئے مگر ناچار۔ وہ تو غنیمت تھا کہ شہر ویران نہ کوئی جان پہچان ورنہ ہمسائے میں — قیامت برپا ہو جاتی۔)

ک

کاسہ لیس — جھوٹے برتن چاٹنے والا۔ خوشامدی۔ چاپلوس۔ لالچی فقیر۔ پیٹو۔

(خلاصۂ مضمونِ خطیہ کہ تو صاحبِ زبان
نہیں ہے۔ زبان دان ہے یعنی مقلد اور کاسہ لیس
اہلِ ایران ہے۔)

کام آپڑنا — غرض اٹکنا۔

کام آپڑا ہے اس سے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر

کام بند رہنا — کام کا معطل رہنا

اُس کی اُمت میں ہوں میں میرے رہیں کیوں کام بند
واسطے جس کے کہ غالب گنبدِ بے در کھلا

کام بند ہونا — کام کا معطل ہونا۔

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

کام چلنا — کام اجرا ہونا

مقصد ہے ناز و غمزہ ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنہ و خنجر کہے بغیر

کام بند ہو جانا — کام ہوتے ہوئے یکبارگی بند ہو جانا۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روانہ ہوا

کام سے جاتا رہنا — کام کے ناقابل ہو جانا۔

ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا
دل پہ اک لگنے نہ پایا زخم کاری ہائے ہائے

کام کا — کار آمد

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

کام میں ہونا — مصرف میں ہونا

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا

کام نکالنا — مطلب براری کرنا۔

نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

کام نکلنا — استفادہ کرنا۔ مطلب براری۔ حصولِ مدعا۔

دلِ حسرت زدہ تھا مائدۂ لذتِ درد
کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں نکلا

کچھ تو ہے — ضروری کوئی بات ہے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کچھ دُور نہیں — بعید نہیں

ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہیں
غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھ دُور نہیں

کچھ ملا دینا — زہر یا کسی نقصان رساں چیز کا کسی چیز میں ملا دینا۔

مجھ تک کب اُن کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

کچھ نہ پوچھ — بتانے کی طاقت نہیں۔ بتانے کے لائق نہیں۔

ہوں سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ
ہے یہی بہتر کہ لوگوں میں نہ چھیڑے تو مجھے

کچھ نہ کچھ — تھوڑا بہت

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

کچھ نہ کہنا — خاموش رہنا

یوسف اس کو کہوں اور کچھ نہ کہے خیر ہوئی
گر بگڑ بیٹھے تو میں لائقِ تعزیر بھی تھا

کچھ نہ کی — امداد نہ کی

کچھ نہ کی اپنے جنونِ نارسا نے ورنہ یاں
ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالم تاب تھا

کچھ نہ ہوا — کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیوں کر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیوں کر ہو

کچھ نہیں — ہیچ

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

کڑی کمان — سخت کمان جس کا تیر دور جاتا ہے

چال جیسے کڑی کمان کا تیر
دل میں ایسے کے جا کرے کوئی

کس برتے پر تتا پانی — کس حوصلے پر شیخی مارتے ہو۔

(نہ سخنوری رہی نہ سخن دانی۔ کس برتے پر تتا پانی)

کسی پر بن جانا — مصیبت میں مبتلا ہو جانا۔ مجبور ہو جانا۔

میں بلاتا تو ہوں اُس کو مگر اے جذبۂ دل
اس پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

کس حساب میں — بے قدر۔ ہیچ

اصلِ شہود و شاہد و مشہود ایک ہے
حیراں ہوں پھر مشاہدہ ہے کس حساب میں

کس مونھ سے — کس بنیاد پر۔ کس طرح۔ کیوں کر۔

کعبے کس مونھ سے جاؤگے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

کفِ افسوس ملنا — افسوس سے ہاتھ ملنا

نہ لائے شوخیِ اندیشہ تابِ رنجِ نومیدی
کفِ افسوس ملنا عہدِ تجدیدِ تمنا ہے

کفن باندھنا — شہادت کے لئے تیار ہو جانا

آج واں تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہوں میں
عذر میرے قتل کرنے کا وہ اب لائیں گے کیا

کلام کرنا۔ — بات کرنا۔ جھگڑا کرنا۔ اعتراض کرنا

(مولوی نظام الدین گنگوہی علیہ الرحمہ کا ایک
شعر طالب علموں کے ہاتھ پڑا۔ انھوں نے از
روئے قواعدِ نحو اس میں کلام شروع کیا۔
مولوی صاحب کے پاس جب وہ کلمات
پہنچے تو فرمایا "یارانِ شعر مرا بمدرسہ کہ برد")

کھل جانا — بے تکلف ہو جانا۔ ظاہر ہو جانا۔

(میرن صاحب اپنے جد کی نیاز کا روپیہ
راہ ہی میں اپنے بازو سے کھول لیں گے
اور تم سے صرف پانچ روپے ظاہر کریں گے
اب سچ جھوٹ تم پر کھل جائے گا)

کلیجا ٹھنڈا ہونا — دل خوش ہونا

دیکھ کر غیر کو ہو کیوں نہ کلیجا ٹھنڈا
نالہ کرتا تھا و لے طالبِ تاثیر بھی تھا

کنارا کرنا — علیحدہ ہو جانا۔

لے عافیت کنارا لے انتظام چل
سیلابِ گریہ درپئے دیوار و در ہے آج

کوئی آشنا نہیں — کسی کو اتنی توفیق نہیں۔

غم سے مرتا ہوں کہ اتنا نہیں دنیا میں کوئی
کہ کرے تعزیتِ مہر و وفا میرے بعد

کوئی کیا کرے — کوئی چارہ نہیں۔

شرع و آئین پر مدار سہی
ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

کیا علاج — سزا

لو ہم مریضِ عشق کے تیماردار ہیں
اچھا اگر نہ ہو تو مسیحا کا کیا علاج

کھل جانا — بے تکلف ہو جانا۔

ہم سے کھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذرِ مستی ایک دن

گو نہ سمجھوں اس کی باتیں گو نہ پاؤں اس کا بھید
پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا

کھل جائے — ظاہر ہو جائے

آنکھ کی تصویر سرنامے پہ کھینچی ہے کہ تا
تجھ پہ کھل جائے کہ اس کو حسرتِ دیدار ہے

کھال اُدھیڑنا — سخت سزا دینا
(اگر یہ لوگ جگہ پاتے تو میری کھال اُدھیڑ دیتے)

کھل گئی — شق ہو گئی

پرِ مژگاں گریۂ عاشق ہے دیکھا چاہیے
کھل گئی مانندِ گل سو جا سے دیوارِ چمن

کُھلنا — افشائے راز ہونا۔ ظاہر ہونا۔ ثابت ہونا۔ مجھ پر معلوم ہونا
سمجھنا۔ دل کا حال جو ابھی تک نہ کہا ہو بیان کرنا۔
بے تکلف ہونا۔

اس کو ہے اس رازداری پر گھمنڈ
دوست کا ہے راز دشمن پر کُھلا

تا کہ تجھ پر کُھلے اعجازِ ہوائے صیقل
دیکھ برسات میں سبز آئینے کا ہو جانا

مونھ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہیں
زلف سے بڑھ کر نقاب اُس شوخ کے مونھ پر کھلا

گو نہ سمجھوں اُس کی باتیں گو نہ پاؤں اس کا بھید
پر یہ کیا کم ہے کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا

وہ دہن اس کا جو نامعلوم ہوا
کھل گئی ہیچ مدانی میری

ہم سے کُھل جاؤ بوقتِ مے پرستی ایک دن
ورنہ ہم چھیڑیں گے رکھ کر عذرِ مستی ایک دن

باغِ معنی کی دکھاؤں گا بہار
مجھ سے گر شاہِ سخن گستر کُھلا

کھونا — ضائع کرنا۔ گُم کرنا۔

دشمنی نے میری کھویا غیر کو
کس قدر دشمن ہے دیکھا چاہیے

کھویا جانا۔ — حیران ہونا۔ از خود رفتہ ہو جانا

گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق
پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ پا جائے ہے

کہے سے کچھ نہ ہوا — گفتگو ہونے پر بھی کچھ نہ ہوا

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیوں کر ہو
کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیوں کر ہو

کھیل بگاڑنا۔ — بنے ہوئے کام کا بگاڑنا۔ کام میں رخنہ ڈالنا۔
(میرن صاحب کی نازک مزاجیوں نے کھیل بگاڑ رکھا ہے)

کھیل نکالنا — نیا کھیل ایجاد کرنا۔

تھا موجدِ عشق بھی قیامت کوئی
لڑکوں کے لئے گیا ہے کیا کھیل نکال

کیا رنگ ہے — کیسا حال ہے

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
تو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

کیا فرض ہے — کچھ ضرور نہیں

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

کیا قیامت ہے — کیا غضب ہے

سنبھلنے دے مجھے اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

کیا کروں — مجھے درکار نہیں۔

دل نہیں تجھ کو دکھاتا ورنہ داغوں کی بہار
اس چراغاں کا کروں کیا کارفرما جل گیا

کیا کرے۔ — کیا علاج کرے

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزہ اگر نہ کھائے تو ناچار کیا کرے

سوزِ دل کا کیا کرے بارانِ اشک
آگ بھڑکی مونھ اگر دم بھر کھلا

کیا مونھ دکھائیں — بڑے شرمندہ ہیں۔

جو رہے باز آئے پر باز آئیں کیا
کہتے ہیں ہم تجھ کو مونھ دکھلائیں کیا

کیوں کر ہو — کیا سامان ہو۔ کیا تدبیر ہو۔ کیسی ہو۔ کیا کیفیت ہو۔

اُلجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ
جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیوں کر ہو

کیوں ہم نہ کہتے تھے — آخر وہی بات ہوئی نا۔

بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی، جانے دو مل جاؤ
قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں کیوں ہم نہ کہتے تھے

گ

گذارنا — بسر اوقات کرنا

گزری نہ بہرحال یہ مدت خوش و ناخوش
کرنا تھا جواں مرگ گزارا کوئی دن اور

گراں ہونا — شاق ہونا۔ حد سے زیادہ ناگوار ہونا۔ مہنگا ہونا۔ بیش قیمت ہونا۔

نقصاں نہیں جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

گردن مارنا — قتل کرنا۔ سر کاٹنا

قاصد کی اپنے ہاتھ سے گردن نہ ماریئے
اس کی خطا نہیں ہے یہ میرا قصور ہے

گرہ میں مال ہونا — روپیہ پاس ہونا

ہم سے چھوٹا قمار خانۂ عشق
واں جو جائیں گرہ میں مال کہاں

گردن مارنا — قتل کرنا

شوقِ دیدار میں گر تو مجھے مارے گردن
ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشاں مجھ سے

گریباں کرنا — چاک کرنا

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے
صبح کے مانند زخمِ دل گریبانی کرے

گریبان میں ہاتھ ڈالنا — سخت تقاضا کرنا۔

(ایک قرضدار کا گریبان میں ہاتھ۔ ایک قرضدار بھوگ سنا رہا ہے)

گریزپا — بھگوڑا۔ گھر سے اکثر بھاگ جانے والا غلام

(جب دیکھا کہ یہ قیدی گریزپا ہے دو ہتھکڑیاں اور بڑھا دیں۔)

گزرا — باز آیا

گزرا اسدؔ مسرتِ پیغامِ یار سے
قاصد پہ مجھ کو رشکِ سوال و جواب ہے

گفتار میں آنا[۱] — گفتگو کرنا

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جاں کالبدِ صورتِ دیوار میں آوے

گل کترنا — شگوفہ چھوڑنا۔ عجیب و غریب امر کا ظاہر کرنا۔

دیکھو تو دل فریبیِ اندازِ نقشِ پا
موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی

گلہ کرنا — شکایت کرنا

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

گوشت سے ناخن جدا ہونا — کسی کی تفرقہ اندازی سے قریبی عزیز کا قریبی عزیز کا سے جدا ہونا۔

دل سے مٹنا نہیں انگشتِ حنائی کا خیال
ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

گھر خراب ہونا — گھر برباد ہونا

نقصاں نہیں جنوں میں بلا سے ہو گھر خراب
سو گز زمیں کے بدلے بیاباں گراں نہیں

---

۱ فارسی محاورے کا لفظی ترجمہ ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔

ل

لالے پڑنا — ارمان ہونا۔ آرزو ہونا۔ نہایت نا اُمیدی ہونا۔ مصیبت میں پھنسا۔ دشوار ہونا۔ مشکل ہونا۔

(گورنر جنرل کہاں اور پنشن کہاں۔ صاحب ڈپٹی
کمشنر بہادر صاحب کمشنر بہادر نواب
لفٹیننٹ گورنر بہادر جب ان تینوں نے جواب
دیا ہو تو اس کا مرافعہ گورنمنٹ میں کروں۔
مجھے دربار و خلعت کے لالے پڑے ہیں۔
تم کو پنشن کی فکر ہے)

لذت اٹھانا — مزہ لینا

غمِ زمانہ نے جھاڑی نشاطِ عشق کی مستی
وگرنہ ہم بھی اُٹھاتے تھے لذتِ غم آگے

لڑکوں کا کھیل — نہایت آسان کام

قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کُل
کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا

لگاؤ رکھنا — تعلق رکھنا

(دل ایک طبع موزوں اور فارسی زبان سے
لگاؤ رکھتا ہے)

لنگر اٹھانا — دریا میں جہاز روانہ ہونا

خامے نے پائی طبیعت سے مدد
بادباں کے اُٹھتے ہی لنگر کھُلا

لہو پانی ہونا — رنج اور غصّے میں مبتلا ہونا۔

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہو گا
قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگاں کا

لہو رونا — اشکِ خونیں بہانا

ایسا آساں نہیں لہو رونا
دل میں طاقت جگر میں حال کہاں

لئے جانا — کسی کو ساتھ لئے ہوئے کہیں جانا۔

مدعا محوِ تماشائے شکستِ دل ہے
آئینہ خانہ میں کوئی لئے جاتا ہے مجھے

م

مارا ہوا — کشتہ

بسکہ ہیں ہم اک بہارِ ناز کے مارے ہوئے
جلوۂ گل کے سوا گرد اپنے مدفن میں نہیں

ماننا — تسلیم کیا

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

کیا وہ بھی بے گنہ کُش حق نا سپاس ہیں
مانا کہ تم بشر نہیں خورشید و ماہ ہو

مجھ کو ہونے نے ڈبویا — ہونے نے مجھے حصولِ مقصد سے باز رکھا

نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

محفل برہم کرنا — محفل کی نشست کا انتظام بگاڑنا۔

محفلیں برہم کرے ہے گنجفہ بازِ خیال
ہیں ورق گردانیٔ نیرنگِ یک بتخانہ ہم

محفل سے اٹھنا — محفل میں نہ بیٹھنے دینا

زندگی میں تو وہ محفل سے اٹھا دیتے تھے
دیکھوں اب مر گئے پر کون اٹھاتا ہے مجھے

مدعا پانا — مطلب سمجھ لینا

کہتے ہیں نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا
دل کہاں کہ گم کیجیے ہم نے مدعا پایا

مردِ میداں — مقابل

آم کا کون مردِ میداں ہے
ثمر و شاخ گوئے و چوگاں ہے

مرغوب آنا — پسند آنا

شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا
تماشائے بیک کف بردنِ صد دل پسند آیا

مزہ پانا — لُطف پانا

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا
درد کی دوا پائی دردِ بے دوا پایا

مزہ ملنا — لُطف ملنا

بے طلب دیں تو مزا اس میں سوا ملتا ہے
وہ گدا جس کو نہ ہو خوئے سوال اچھا ہے

مزے اُڑانا — لُطف حاصل کرنا۔ عیش لوٹنا۔ بہار لوٹنا۔ جوبن لوٹنا۔
(پیو۔ کھاؤ۔ مزے اڑاؤ۔ مگر یہ یاد ہے کہ
مصری کی مکھی ہو۔ شہد کی مکھی نہ ہو)

مژگاں اُٹھانا — آنکھ اُٹھا کر دیکھنا

صد جلوہ رو برو ہے جو مژگاں اُٹھائیے
طاقت کہاں کہ دید کا احساں اُٹھائیے

مژگانی کرنا۔ — مژگاں کا کام دینا

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پاوے شکست
موئے شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

مشکل آپڑنا — دفعتاً دشواری کا عائد ہونا

سہل تھا مسہل ولے یہ سخت مشکل آپڑی
مجھ پہ کیا گزرے گی اتنے روز بن حاضر ہوئے

مضمون باندھنا — مضمون نظم کرنا۔

بندھ سکے تنگیٔ دل کے نہ مضموں غالبؔ
گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

مطلب برآنا — مقصد حاصل ہونا

ہوں میں بھی تماشائیِ نیرنگِ تمنا
مطلب نہیں کچھ اس سے کہ مطلب ہی برآئے

معاف رکھنا — درگذر کرنا

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

معاملہ ہونا — عہد ہونا۔ تعلق ہونا

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا

مفلساں کہ زراز دست رفتہ — وہ مفلس جو اپنی دولت کھو چکے ہیں

ہے نازِ مفلسانِ زرِ از دست رفتہ پر
ہوں گل فروشِ شوخیِ داغِ کہن ہنوز

مقدور چلنا — اختیار چلنا

نہ چلا جب کسی طرح مقدور
بادۂ ناب بن گیا انگور

مقدور ہونا — اختیار ہونا

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

مقصد کھلنا — مقصد ظاہر ہونا

وہ کہ جس کی صورتِ تکوین میں
مقصدِ نہ چرخ و ہفت اختر کھلا

منت کھینچنا — احسان اٹھانا۔

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توقیرِ درد
زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سرتاپا نمک

منفعل چاہنا[۵] — گمان سے شرمندہ کرنا

ظالم مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے ہے خدا نہ کردہ تجھے بے وفا کہوں

موتی پرونا — بہت زیادہ آرائش کرنا۔ باریک اور عمدہ کام کرنا۔

واں خود آرائی کو تھا موتی پرونے کا خیال
یاں ہجومِ اشک میں تارِ نگہ نایاب تھا

مونھ پر رونق آجانا — چہرہ بشاش ہو جانا

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے مونھ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

مونھ میں زبان رکھنا — بات کرنے کی جرأت رکھنا

میں بھی مونھ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

---

۵ منفعل چاہنا فارسی محاورہ منفعل خواستن کا لفظی ترجمہ ہے اور انتہائی غیر مانوس ہے۔

مونھ دیکھنا — تیور دیکھنا

دے کے خط مونھ دیکھتا ہے نامہ بر
کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے

مونھ کی کھانا — شرمندہ ہونا۔ خفت اٹھانا۔ ہار جانا۔ شکست کھانا۔ نقصان اٹھانا۔

(وہاں ہم وہ بھی جہاں اپنے قیاس پر جاتا ہے۔ مونھ کی کھاتا ہے)

مونھ کھول کر رہ جانا — کچھ کہتے کہتے خاموش رہ جانا۔ مشتاق رہ جانا۔

(دل کے حقا جو باہر پڑے ہوئے ہیں
مونھ کھول کر رہ گئے)

ن

نہ بولا جانا — انتہائی نقاہت کی وجہ سے بولنے کی طاقت نہ ہونا۔

اُدھر وہ بدگمانی ہے اِدھر یہ ناتوانی ہے
نہ پوچھا جائے ہے اُس سے نہ بولا جائے ہے مجھ سے

نظر لگنا — نظر ہو جانا۔

نظر لگے نہ کہیں اُس کے دست و بازو کو
یہ لوگ کیوں مرے زخمِ جگر کو دیکھتے ہیں

نفس پرور ہونا — دم بخود ہونا۔ حیران ہونا۔

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا
خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

نقش درست کرنا — نقش پیدا کرنا

آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

نظر میں کھٹکنا — نگاہ کو برا معلوم ہونا

نظر میں کھٹکے ہے بن تیرے گھر کی آبادی
ہمیشہ روتے ہیں ہم دیکھ کر در و دیوار

نقش کھینچنا — نقشہ کھینچنا

نقش کو اس کے مصوّر پر بھی کیا کیا ناز ہیں
کھینچتا ہے جس قدر اتنا ہی کھنچتا جائے ہے۔

نگاہ چرانا — شرم یا ادا سے نظر سامنے نہ کرنا

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

نگاہِ غلط انداز — ناآشنا نظروں سے دیکھنا

جان کر کیجے تغافل کہ کچھ امید بھی ہو
یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہم کو

نگاہ کرنا — دیکھنا

کرنے گئے تھے اس سے تغافل کا ہم گلہ
کی ایک ہی نگاہ کہ بس خاک ہو گئے

نمک پلکوں سے چننا۔ — نمک کی قدر و منزلت کرنے اور زمیں پر گرا دینے سے مراد ہے۔

یاد ہیں غالب تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق میں
زخم سے گرتا تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک

نمو کرنا — بڑھنا۔ بالیدگی۔

دیکھ کر تجھ کو چمن بسکہ نمو کرتا ہے
خود بخود پہنچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس

ننگا پھرنا — برہنہ پھرنا

آپ کا بندہ اور پھروں ننگا
آپ کا نوکر اور کھاؤں ادھار

ننگِ وجود ہونا — وجود کے لئے باعثِ شرم ہونا

ڈھانپا کفن نے داغِ عیوبِ برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ نہ اتنا سامان بہم پہنچے گا نہ کام پورا ہوگا (اب پچاس روپے بھیجوں تو انچاس جلدیں منگاؤں۔ دیکھئے نو من تیل کب ہو اور رادھا کب ناچے۔)

نیند آنا — غنودگی طاری ہونا۔

تا پھر نہ انتظار میں نیند آئے عمر بھر
آنے کا وعدہ کر گئے آئے جو خواب میں

و

ودِاعِ ہوش کرنا — بے خود ہونا

ہم رقیب سے نہیں کرتے وداعِ ہوش
مجبوریاں تلک ہوئے اے اختیار حیف

وضع چھوڑنا — وضع ترک کرنا

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

وعدہ وفا کردن — وعدہ پورا کرنا

ضد کی ہے اور بات مگر خو بری نہیں
بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کئے

وعدے پر جینا — ایفائے وعدہ کی امید پر زندہ رہنا۔

ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

وقت پڑنا — مصیبت کا زمانہ گزرنا۔

لے پرتوِ خورشید جہاں تاب ادھر بھی
سائے کی طرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے

ویران ہو جانا برباد ہو جانا۔ اُجڑ جانا۔

یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

ہ

ہاتھ آنا دستیاب ہونا۔ قابو چڑھنا۔ فائدہ ہونا۔ قبضہ ہونا
تسخیر ہونا۔ جاننا۔ معلوم ہونا۔

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

(اس خط کا جواب جو مکتوب الیہ نے لکھا وہ بھی میرے ہاتھ آگیا)
(واقعی تم نے بڑی جرأت کی۔ فی الحقیقت اپنی جان پر
کھیلے تھے۔ بات پیدا کی مگر اپنی مردی اور مردانگی سے
دولت کا ہاتھ آنا مع نیک نامی اِس سے بہتر کوئی بات
نہیں۔)

ہاتھ اُٹھانا۔ کسی امر کو ترک کرنا۔ دُعا مانگنا۔ کسی کو مارنا پیٹنا۔ کنارہ
کش ہونا۔ دست بردار ہونا۔

جو ہاتھ کہ ظلم سے اُٹھایا ہوگا
کیوں کر مانوں کہ اُس میں تلوار نہیں

(جانے دو شور سے ہاتھ اُٹھاؤ)

ہاتھ پاؤں پھول جانا آپے سے باہر ہو جانا گھبراہٹ یا زیادہ
خوشی کی وجہ سے

اسدؔ خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اُس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

ہاتھ پاؤں مارنا۔ پانی میں ڈوبے ہوئے شخص کا جاں بری کے لئے
کنارے پر آنے کی کوشش کرنا۔

گر ترے دل میں ہو خیال، وصل میں شوق کا زوال
موجِ محیطِ آب میں مارے ہے دست و پا کہ یوں

ہاتھ پڑنا غارت گری ہونا۔ دست درازی ہونا۔ ہاتھ کی ضرب لگنا۔
وار ہونا۔ قابو چڑھنا۔ حاصل ہونا۔ گرفت میں آنا۔ داؤں پڑنا۔
(مولوی نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر
طالب علموں کے ہاتھ پڑا۔ اُنھوں نے از روئے قواعد نحو اُس
میں کلام کرنا شروع کیا۔ مولوی کے پاس جب وہ کلمات
پہنچے تو فرمایا۔)

کہ یاراں شعرِ مرا بمدرسہ کہ بُرد

ہاتھ ٹوٹ جانا۔ بے کار ہو جانا۔

بے کاریِ جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی

ہاتھ دھو بیٹھنا — نا اُمید ہو جانا

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی

ہاتھ سے جانا — کھو یا جانا۔ جاتے رہنا۔ قابو سے نکلنا۔ بس میں نہ رہنا
مرجانا۔

داگر وہاں بدی کہئے تو یہاں گفتی بیائے
معروف بے تکلف درست ہے اور بیائے
مجہول ہے ۔اور اگر وہاں شدے کہئے تو یہاں
گفتے بیائے مجہول کہئے۔ غیب اور خطاب کا
تفرقہ مٹا دیجئے۔ گفتے بیائے مجہول میں خطاب
حاضر مقرر ہے اور تو کا لفظ جو قریب ہے
وہ اِس کے معنی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔)

ہاتھ کھینچنا — دست بردار ہونا

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
مجھ کو حریصِ لذتِ آزار دیکھ کر

ہاں اور — ابھی اور۔ مزید

مرتا ہوں اِس آواز پہ ہر چند سر اُڑ جائے
جلّاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور

ہائے ہائے کرنا — واویلا کرنا۔

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجئے ہائے ہائے کیوں

ہم بھی کیا یاد کریں گے۔ — ہمارے واسطے کوئی یاد کرنے والی بات نہیں

زندگی اپنی جو اِس شکل سے گذری غالبؔ
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

ہم نہ کہتے تھے — ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ
قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں کیوں ہم نہ کہتے تھے

ہندی کی چندی کرنا — خوب سمجھانا۔ آسان کو زیادہ آسان کرنا۔
خوب چھان بین کرنا۔

دگر پہلے یہ تو جانو کہ غالبِ سوختہ اختر کا فرہنگ
نویسوں کے باب میں عقیدہ کیا ہے۔ اگر قاطعِ برہان
میں جا بجا لکھتا آیا ہوں۔ مگر اب ہندی کی چندی
کر کے لکھتا ہوں۔)

ہنسی آنا — خنداں ہونا

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

ہنسی میں ٹالنا — بات سن کر اُسے ہنسی میں اُڑا دینا

دے وہ کس قدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالیں گے
بارے آشنا نکلا اُن کا پاسباں اپنا

ہنگامہ گرم کرنا — شور و شر کی دھوم کرنا

گرچہ تو وہ ہے کہ ہنگامہ اگر گرم کرے
رونقِ بزمِ مہ و مہر تری ذات سے ہو

ہوا باندھنا — رعب جمانا۔ ناپائیدار اور غیر حقیقی بات کو پائیدار اور حقیقی بتانا۔ شہرت دینا۔ مشہور کرنا

تیرے توسن کو صبا باندھتے ہیں
ہم بھی مضموں کی ہوا باندھتے ہیں

ہوا کھانا — ہوا میں کھڑے ہونا یا ٹہلنا

بھوکے نہیں ہیں سیرِ گلستاں کے ہم ولے
کیوں کر نہ کھائیے کہ ہوا ہے بہار کی

ہو آنا — کہیں جا کر واپس آنا

اپنا نہیں۔ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں
اس در پہ نہیں بار تو کعبے ہی کو ہو آئے

ہوا ہو جانا — غائب ہو جانا۔

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

ہوتی آئی ہے۔ — پرانا رواج ہے

کی وفا ہم سے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں
ہوتی آئی ہے کہ اچھوں کو برا کہتے ہیں

ہوش اڑانا — بے اوسان کرنا۔ عقل کھونا۔ گھبرانا۔
(دم بدم پاؤں کے ورم کی ٹیس ہوش اڑائے دیتی ہے)

ہوش اڑ جانا۔ — ہوش جاتے رہنا

ہوش اڑتے ہیں مرے جلوۂ گل دیکھ اسد
پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب

ہوش جانا — ہوش قائم نہ رہنا۔

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہیں ہوش کس طرح
دیکھ کے میری بے خودی چلنے لگی ہوا کہ یوں

ی

یاد آنا — کسی بات کی یادگاری ہونا

دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز
پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا

یک قدم وحشت — تھوڑی سی وحشت

یک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا
جادہ اجزائے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا

یہ کیا۔ — اس سے کیا فائدہ۔ اس سے کیا حاصل

تم اُن کے وعدے کا ذکر اُن سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

تمت

معاونِ اُردو

فخرِ نسواں محترمہ ممتاز الرشید صاحبہ کی تصنیف ہے

اُردو کے طلبا عام طور پر املا اور تلفظ میں بہت سی غلطیاں کیا کرتے ہیں اور عربی زبان کے الفاظ کے بارے میں تو نہایت بے پروائی برتی جاتی ہے اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کے لئے "معاونِ اردو" مرتب کی گئی ہے۔ اس میں حروف تہجی کی بحث نہایت دلچسپ ہے۔ عربی کے علاوہ اُن انگریزی الفاظ کا تلفظ اور املا بھی بتایا گیا ہے جو اردو زبان میں رواج پا چکے ہیں۔ قیمت۔ پچاس پیسے

مطبوعات

کتب خانہ انجمن ترقی اُردو۔ جامع مسجد۔ دہلی ۶

عِرفانِ حافظ

پنڈت شیاما چرن داس دہلوی ایک کایستھ سری واستو خاندان کے چشم و چراغ ہیں جو نہایت نیک ہیں، ہمہ وقت یادِ الٰہی میں رہنا، مارگ مارگ کی پیروی میں زندگی کا لطف حاصل کرنا۔ اُنھوں نے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ہے، آپ کا تعلق مہا پربھو سری گورانگ کرشن چیتنیہ اِسکول سے ہے۔ پنڈت شیاما چرن داس صاحب نے حافظ شیرازی رح کے کلام کو بلند پایہ روحانی نشاط انگیز شاعری کا نمونہ پایا۔ چنانچہ آپ نے اِس کتاب میں دیوانِ حافظ کے منتخب اشعار کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں "پیش لفظ" "سر تیج بہادر سپرو" اور "تعارف" "خواجہ حسن نظامی" کا ہے قیمت ۱۲/

ایک زندگی ایک صدی

تاجور سامری ایڈیٹر ماہنامہ "جواربھاٹا" دلّی اُردو کے ترقی پسند شاعر علامہ برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی کے شاگردِ رشید ہیں۔ تاجور سامری برسوں علامہ کیفی آنجہانی کے پاس رہے اور اپنی ادبی پیاس اُس سرچشمۂ علم و ادب کے فیوض بجھاتے رہے یہ کتاب اُنھی کی فنکارانہ صلاحیتوں کا عمدہ اور بہترین نمونہ ہے۔

قیمت .... تین روپے

تین ہندوستانی زبانیں

Three Indian Languages.

مرتبہ - ڈاکٹر کے۔ ایس بیدی ایم اے (اُردو، فارسی، پنجابی) پی۔ ایچ۔ ڈی
اُستاد شعبۂ اُردو۔ خالصہ کالج۔ قرول باغ نئی دہلی

یہ کتاب ہندی، اُردو، پنجابی تینوں زبانوں پر علمی تحقیقاتِ و ریسرچ کا نتیجہ ہے
اِس میں ہر زبان کی ابتدا اور اس کی نشو و نما، علمی، ادبی، معاشرتی زندگی ۔
اور ہر زبان کے عروج و ارتقاء کو تاریخ اور زمانوں کی تبدیلی کے لحاظ سے
سمجھایا گیا ہے اور ہندوستان میں مختلف حکومتوں کی تبدیلی سے جو اثرات اِن
تینوں زبانوں پر آئے اُن تمام تغیرات پر تاریخی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی ہے
صفحات ۲۸۸ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ مجلد قیمت پانچ روپے۔

مِفتاحُ التواریخ

مرتبہ - سردار گوردیال سنگھ بھولا ایڈوکیٹ
امرتسری - اِس کتاب میں سنہ ہجری اور
سنہ عیسوی و سنہ فصلی، پارسی اور بکرمی سنہ کے مقابلہ کی تاریخیں معلوم کرنے کا
آسان و سہل طریقہ اُردو زبان میں لکھا ہے

سمت ۲۰۱۲ چیت سدی ایکم سے چاند کے چھتر راشیوں کے تقابل کا نقشہ
اسمایوگ وغیرہ۔ ۱۹۰۱ء عیسوی سے ۱۹۲۸ء عیسوی تک چاند کی تتھوں کا تقابل
تاریخی قطعات سمت بکرم۔ چندر ماسی کے مقابلہ کی تاریخیں نکالنے کا طریقہ، جدید
شاکھا کیلنڈر وغیرہ۔ قیمت دو روپے

فخرِ نسواں محترمہ ممتاز الرشید صاحبہ کی تصانیف

علم بدیع

تحریر و تقریر میں سلاست و روانی پیدا کرنے کے لیے ضروری
ہے کہ اُس زبان کی معنوی خوبیوں پر عبور حاصل کیا جائے
جس زبان کی تحریر یا تقریر میں سلاست و روانی پیدا کرنا مقصود بنا لیا گیا ہو۔
زبانِ اُردو میں سلاست پیدا کرنے کی غرض سے اُس کے لفظی صنائع
و بدائع سے واقفیت حاصل کرنا بیحد ضروری ہے اِس مقصد کو علم بدیع کے
مطالعے ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے اِس بات کے پیشِ نظر اِس کتاب کو مرتب
کیا گیا ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے

علم قافیہ

فن شاعری میں قافیہ و ردیف کے مسائل نہایت رکھتے ہیں۔ یہ کتاب اُن ہی مسائل کا
بہترین حل ہے۔ اب حضراتِ شعرا اور علم عروض کے حاصل کرنے والوں کو کوئی
دقت نہ رہے گی۔ منشی فاضل کے طلبا بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۶۲ پیسے

اصنافِ سخن

اُردو کے طالب علم جو مڈل کلاس کی تیاری کر رہے ہوں یا ہائی اسکول
کی، ادیب یا ادیب فاضل کی تیاری کر رہے ہوں سب کے لئے
اِس کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ اِس میں شعر کی تعریف اور اس کی تمام قسموں کو
نہایت آسان پیرائے میں اس طرح سمجھایا گیا ہے کہ اصنافِ سخن پر جلد سے جلد بصیرت
حاصل ہو جائے۔ قیمت ۲۵ پیسے

فخرِ نسواں محترمہ ممتاز الرشید صاحبہ کی تصانیف

علم بدیع

تحریر و تقریر میں سلاست و روانی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اُس زبان کی معنوی خوبیوں پر عبور حاصل کیا جائے جس زبان کی تحریر یا تقریر میں سلاست و روانی پیدا کرنا مقصود بنا لیا گیا ہو۔ زبانِ اُردو میں سلاست پیدا کرنے کی غرض سے اُس کے لفظی صنائع و بدائع سے واقفیت حاصل کرنا بیحد ضروری ہے اس مقصد کو علم بدیع کے مطالعے ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اِس بات کے پیشِ نظر اِس کتاب کو مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت ۲۵ پیسے

علم قافیہ

فن شاعری میں قافیہ و ردیف کے مسائل نہایت رکھتے ہیں۔ یہ کتاب اُن ہی مسائل کا بہترین حل ہے۔ اب حضراتِ شعرا اور علم عروض کے حاصل کرنے والوں کو کوئی دقت نہ رہے گی۔ منشی فاضل کے طلبا بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۶۲ پیسے

اصنافِ سخن

اُردو کے طالب علم جو مڈل کلاس کی تیاری کر رہے ہوں یا ہائی اسکول کی، ادیب یا ادیب فاضل کی تیاری کر رہے ہوں سب کے لئے اِس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اِس میں شعر کی تعریف اور اس کی تمام قسموں کو نہایت آسان پیرائے میں اِس طرح سمجھایا گیا ہے کہ اصنافِ سخن پر جلد سے جلد بصیرت حاصل ہو جائے۔ قیمت ۲۵ پیسے